تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ

یہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی

بے مثل نبیؐ

صاحب فضیلت کون؟

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح علیہ السلام

بجواب

(مسیحؑ کی شان از روئے قرآن کریم)

از

صوفی عبد الغنی اصغر

شائع کردہ: اسلامی مشن سنت نگر لاہور

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
یہ رسول جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی

بے مثل نبی

صاحبِ فضیلت کون؟

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح علیہ السلام

بجواب
(مسیح کی شان از روئے قرآنِ کریم)

از صوفی عبد الغنی اصغر

شائع کردہ
اسلامی مشن سنت نگر۔ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک شخص خواجہ نامی نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہے۔ جس کا موضوع ہے "مسیح کی شان از روئے قرآن"

اسے پادری اسلم خاں ۳۔ وارث روڈ لاہور نے مکتبہ جدید پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اس میں انہوں نے مقامِ مریم، تولد بلا پدر، تکلّم فی المہد، نبی مادر زاد، مسیح رسول گر، معجزات، نزولِ مائدہ، مسیح کی غیب دانی، عصمتِ مسیح، مسیح کے خطابات اور رفع سماوی وغیرہ عنوانات کے تحت قرآن کریم کے حوالے پیش کر کے دور از کار تاویلات اور ان سے من مانے نتائج اخذ کر کے حضرت مسیح علیہ السلام کو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور آخر میں مسلمانوں کو تلقین کی ہے کہ:

"برادرانِ اسلام! ناحق ایک تعصّب ہے جو آپ کے دلوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہی آپ کو احقاقِ حق سے باز رکھ رہا ہے۔ اپنی آنکھوں سے اس کے پردوں کو چاک کرو اور

سینوں کو کینوں سے پاک کرو۔ انسانوں کی بنائی ہوئی کتابوں
کو کیوں کیڑا بن کر چاٹ رہے ہو۔ قرآن مجید کو پڑھو اور سمجھو
اور اس پر غور و خوض کرو کہ وہی تمہاری ہدایت اور رہنمائی
کرے گا۔ یہ رسالہ مناظرانہ انداز میں نہیں لکھا گیا۔ بلکہ
دردِ دل کے ساتھ ایک غیبی اور اندرونی تحریک سے محض قرآن
کی شہادت پیش کر دی ہے۔ مسلمان اگر اس پر غور کریں تو آج
ہی ان کا بیڑا پار ہے۔"

اے پادری! آپ یہ بات مسلمانوں سے کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ
آپ کو علم ہے۔ مسلمان قرآن کریم کو اپنے لئے ہی نہیں پوری نسل انسانی
کے لئے سرچشمۂ رشد و ہدایت اور ذریعۂ فلاح و نجات مانتے ہیں۔
وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ آج جب کہ تمام پہلی الہامی کتابیں تحریف و
تضادات کا شکار ہو کر اپنی حیثیت ختم کر چکی ہیں۔ صرف قرآن کریم
ہی وہ کتاب ہے۔ جو اپنے زمانہ نزول سے لے کر اپنی اصل صورت
میں موجود ہے۔ اور قیامت تک بغیر کسی ردّ و بدل کے موجود اور
محفوظ رہے گی۔ اس میں کسی حرف تو درکنار کسی نقطے اور شوشے
تک کا ردّ و بدل نہیں ہوا۔ اس کے متعلق خالقِ کائنات نے لَا رَیْبَ
فِیْہِ (اس کے کتاب حق ہونے میں کوئی شک نہیں) فرما کر
اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں)

کا وعدہ فرما رکھا ہے۔ یہ لاکھوں کروڑوں حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ شرف اسی کتاب کو حاصل ہے کہ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک ہر جگہ اتنی کثرت سے پڑھی، سنی اور سمجھی جاتی ہے۔ جتنی اور کوئی الہامی کتاب نہیں پڑھی اور سمجھی جاتی۔ قرآن کے تو معنی ہی "سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب" ہیں۔

"شانِ مسیح" سے متعلق جو حوالے قرآن کریم سے آپ نے پیش کئے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ آپ کو کسی دوسری الہامی کتاب میں حتیٰ کہ انجیل میں بھی نہیں ملے ہوں گے۔ بلکہ بشمول انجیل تمام موجودہ الہامی کتب کہلانے والی کتابوں میں حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوزیشن کو بڑے گھناؤنے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ جبھی آپ کو شانِ مسیح کے اظہار کے لئے قرآن کریم کا سہارا لینا پڑا ہے۔ آپ کو جناب مسیح کی صداقت اور حسنِ کردار انجیل اور دیگر کتبِ مقدسہ سے پیش کرنا چاہیے تھا۔

یہ تو قرآن کریم یا دوسرے لفظوں میں اسلام کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے ان تمام اتہامات سے جناب مسیح کا دامن صاف کر دیا ہے۔ جو خود انجیل اور تورات میں ان پر لگائے جاتے رہے ہیں۔

انجیل یوحنا کی زبانی سنیئے:۔

"پھر تیسرے دن قانائے گلیل میں ایک شادی ہوئی اور یسوع کی ماں وہاں تھی اور یسوع اور اس کے شاگردوں کی بھی اس شادی میں

دعوت تھی اور جب مے ہو چکی تو یسوع کی ماں نے اس سے کہا کہ "ان کے پاس مے نہیں رہی۔"

یسوع نے اس سے کہا "اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے؟"

(یوحنا ۲: ۱-۴)

انجیل کے مطابق بنی اسرائیل کو آپ نے ان الفاظ میں مخاطب کیا ہے :-

۱- اے احمقو اور اندھو (متی ۲۳ : ۱۷)

۲- اے سانپو اے افعی کے بچو۔ (متی ۲۳ : ۳۲)

۳- اے ریاکار فقیہو۔ (متی ۲۳ : ۱۳-۱۴-۱۵- ۲۳- ۲۵-۲۷-۲۹)

۴- اے برگشتہ فرزندو (یرمیاہ ۳ : ۲۲)

۵- بدکرداروں کی نسل۔ مکار اولاد (یسعیاہ ۱ : ۴)

۶- خطا کار گروہ۔ بدکرداری سے لدی ہوئی قوم۔

(یسعیاہ ۱ : ۴)

ہم ایک پیغمبر کی زبان سے ان الفاظ کے ادا ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتے اس کے مقابلے میں صاحب خلق عظیم رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق ملاحظہ فرمائیے : جن کے متعلق خدا خود فرماتا ہے۔ "اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ"

- اے حبیب بے شک آپ صاحب خلق عظیم ہیں۔

اور پوری نسل انسانی سے فرمایا جاتا ہے : لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

تحقیق تمہارے لیئے رسول اللہؐ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔

کافر اذیتیں دیتے ہیں اور آپؐ انہیں برا بھلا کہنے اور بددعا دینے کی بجائے خدا کی درگاہ میں عرض کرتے ہیں:۔

"اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے۔ یہ نہیں جانتے"

ایک کافرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوڑا کرکٹ ہر روز ڈالتی ہے۔ ایک دن خلاف معمول اس سے یہ بدتمیزی صادر نہیں ہوتی۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی (جو بیمار ہونے کی وجہ سے اپنا معمول پورا نہ کرسکی تھی) عیادت کو جاتے ہیں اور وہ یہ خلقِ عظیم دیکھ کر اسلام قبول کرلیتی ہے۔ کیا کوئی اور نبی خلقِ عظیم میں آپؐ کے مدمقابل پیش کیا جاسکتا ہے؟

بجائے مسلمانوں کو تلقین کرنے کے آپ کو تو عیسائیوں کو اس کی طرف متوجہ کرنا چاہیئے تھا۔ جن کے پاس انجیل مقدس کا ایک بھی وہ اصل نسخہ موجود نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر خدا کی طرف سے نازل ہوا تھا۔ اور موجودہ اناجیل میں ایسے ایسے اختلافات اور تضادات پائے جاتے ہیں۔ جن کی موجودگی میں اصل کا سراغ لگانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ اس ناقابل تردید حقیقت کے پیش نظر آپ کو اپنے عیسائی بھائیوں کو یہ تلقین کرنا چاہیئے تھی کہ:۔

"انجیل تحریفات و تضادات کا شکار ہو کر اپنی اصلیت واہمیت کھو چکی ہے۔ اب تو محض ایک تعصب ہے جو آپ کے دلوں میں گھر کر چکا ہے۔ اور یہی آپ کو اتفاقِ حق سے باز رکھ رہا ہے۔ اپنی آنکھوں سے اس کے پردوں کو چاک کرو۔ اور سینوں کو کینوں سے پاک کرو انسانوں کی بنائی ہوئی ان کتابوں کو کیوں کیڑا بن کر چاٹ رہے ہو۔ قرآن مجید کو پڑھو اور سمجھو اور اس پر غور کرو۔ کہ وہی تمہاری ہدایت اور رہنمائی کرے گا۔

میں نے ایک غیبی اور اندرونی تحریک سے قرآن کی صداقت پیش کر دی ہے۔ اگر آپ اس پر غور کریں تو آج ہی بیڑا پار ہے"؟

اے پادری! آپ نے قرآن کریم سے حضرت مسیح علیہ السلام سے متعلق بہت سے حوالے پیش کئے ہیں۔ لیکن خود مسیح علیہ السلام کے اس اہم اعلان کو نظر انداز کر دیا۔ جس میں انہوں نے قرآنی الفاظ میں اپنے بعد آنے والے ایک عظیم شان والے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت اور ان کے اتباع کا حکم دیا تھا۔ سنیے:-

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ

اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا۔ اے بنی اسرائیل بے شک
میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ میں تصدیق
کرتا ہوں۔ جو تمہارے پاس خدا کی کتاب تورات ہے
اور میں خوش خبری دینے والا ہوں اس رسول کی جو میرے
بعد آئے گا۔ اس کا نام (مبارک) احمد ہوگا۔"

بتایئے بشارت یا خوش خبری اپنے سے عظیم اور بڑے
کی دی جاتی ہے یا کمتر کی؟ اور پھر اس بعد میں آنے والے
عظیم پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے
متعلق خدائی فیصلہ سنیئے:۔

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ
الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُوْنَ

(وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
کو ہدایت یعنی قرآن اور دین حق یعنی اسلام دے کر بھیجا تاکہ
اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے۔ خواہ مشرک
کیسے ہی ناخوش ہوں)

اب انجیل کی زبان میں حضرت مسیح کی طرف سے نبی آخر الزمان پر ایمان لانے کے ارشادات سنیے

۱۔ "مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں۔ مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی رُوحِ حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ بتائے گا۔ اس لیئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔"

(یوحنا ۱۶: ۱۲ - ۱۳)

قرآن کریم میں ہے وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا۔ وہی کہتا ہے جو وحی ہوتی ہے)

(۲) "اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا۔ کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔"

(یوحنا ۱۴: ۱۵-۱۶)

(۳) اور یہ منادی کرتا تھا۔ کہ میرے بعد وہ شخص آنے والا ہے۔ جو مجھ سے زور آور ہے۔ میں اس لائق نہیں کہ جھک کر اس کی جوتیوں کا تسمہ کھولوں میں نے تو تم کو پانی سے بپتسمہ دیا۔ لیکن وہ تم کو روح القدس سے

بپتسمہ دے گا۔ (مرقس ۱: ۷-۸)

(۴) اس کے بعد میں تم سے بہت باتیں نہیں کروں گا۔ کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں وہ کچھ نہیں۔
(یوحنا ۱۴: ۳۰)

بتایئے حضرت مسیحؑ کے بعد آنے والا۔ تسلّی دینے والا۔ اپنی طرف سے سوائے وحی کے کچھ نہ کہنے والا۔ اور ابد تک ساتھ رہنے والا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کون ہے؟

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیحؑ اپنا مشن نامکمل چھوڑ گئے تھے۔ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کیا۔ جس کی تصدیق قرآن حکیم کے ان الفاظ سے ہوتی ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
(آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا ہے۔ اور روحانی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔ اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے)

کیا آپ کے ایمان کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ آپ حضرت مسیحؑ ان احکامات کی تعمیل اور قرآن کے ان حوالوں کے ساتھ ساتھ جو آپ نے حضرت مسیحؑ سے متعلق پیش کئے ہیں۔ قرآن کے

ان حوالوں کے پیش نظر جو خود حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان سے نبی آخر الزمانؐ پہ ایمان لانے کے متعلق پیش کئے گئے ہیں۔ اس آخری اور کامل دین کو قبول کر کے حضرت مسیحؑ کی فرماں برداری کا حق ادا کریں اسلام دین فطرت ہے اور اس کی صداقت پہ ایمان انسان کی سلیم الفطرتی کی علامت ہے۔

"تاریخ کی زبان سے سنئیے:۔

کہ وہ لوگ جو حضرت مسیح علیہ السلام کی پیش گوئیوں کو سچا جانتے تھے اور ان سے بعد آنے والے روح حق اور فارقلیط کے منتظر تھے۔ جب انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے اسلام کی تصدیق کی اور کئی صاحبانِ جاہ و منصب نے اسے فوراً قبول کیا۔

ہرقل شاہِ روم نے آپؐ کی تصدیق کی اور آپ کے قاصد کا احترام کیا۔ مصر کے عیسائی حکمران، مقوقس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قیمتی تحائف بھیجے۔ حبش کے عیسائی بادشاہ نجاشی نے اسلام قبول کر لیا۔ بحرین کا عیسائی حکمران ایمان لے آیا۔ نجران اور بنی تغلب کے کئی عیسائی سردار مسلمان ہو گئے۔ حضرموت اور دومۃ الجندل کے حاکم حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اور صداقت اسلام کا اسلام قبول کرنے والوں پہ یہ اثر ہوا۔ کہ دیکھتے ہی دیکھتے جان نثاروں کی ایک

بہت بڑی جماعت تیار ہو گئی۔

اور یہ تو آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے عمر بھر میں صرف بارہ حواری تیار کئے۔ انہوں نے بھی وفا نہ کی۔ ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ایک (یہوداہ) نے چند ٹکوں کی خاطر انہیں پکڑوا کر سولی پہ چڑھوا دیا۔

اے پادری! آپ نے قرآن کریم سے مسیحؑ کی شان بیان کی ہے۔ ہمارا قرآن کریم پہ ایمان ہے اور ہم آپ سے بھی زیادہ حضرت مسیحؑ کا احترام کرتے ہیں۔ لیکن شاید آپ نے نبوت کی ضرورت اہمیت اور تقاضوں کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے پروگرام کی ان الفاظ میں وضاحت فرمائی،

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

(میری طرف سے تمہاری (نسلِ انسانی کی) طرف ہدایت آتی رہے گی۔ جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا۔ اسے کوئی خوف و حزن نہیں ہوگا)

جب جب دنیا میں گمراہی پھیلتی گئی، خدا کی طرف سے اس کے پیغمبر خدائی ہدایت نامہ لے کر آتے رہے۔ کچھ لوگوں نے مانا۔ کچھ نے انکار کیا۔ اس نبی کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ گمراہی بڑھتی گئی۔ حتےٰ کہ خدا کی طرف سے ان کی

اصلاح کے لئے دوسرے نبی نیا ہدایت نامہ لے کر تشریف لاتے رہے۔ اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے۔ کہ انسانی تہذیب و تمدن نے رفتہ رفتہ ترقی کی ہے۔ اس لئے ہر نئے آنے والے کو نئے حالات کے مطابق اصلاحی پروگرام سونپا گیا۔ ایک خاص خدائی مشن کی تکمیل کے لئے نبی دنیا میں تشریف لاتے رہے۔ ظاہر ہے کہ خدا کے نزدیک ان کا درجہ اور ان کی شان کا پیمانہ خدائی مشن کی کامیاب تکمیل ہی ہو سکتا ہے۔

اب آپ ہی انصاف سے سوچئے کہ حضرت مسیحؑ کو اس مشن کی تکمیل میں کتنی کامیابی ہوئی؟ جیسا کہ وہ خود فرماتے ہیں کہ میرا نامکمل کام بعد میں آنے والا پورا کرے گا۔ بعد میں آنے والے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس مشن کو کتنی کامیابی سے پورا کیا۔ اس صورت میں آپ کا انصاف کسے ذی شان اور کامیاب قرار دیتا ہے؟

ایک اور حیثیت سے غور کیجئے:۔ تہذیب و تمدن کے ساتھ ساتھ روحانیت کا ارتقا بھی رفتہ رفتہ عمل میں آتا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ بعد میں آنے والے کے عہد میں روحانیت اور عرفان الٰہی پہلوں کی بہ نسبت ترقی کر چکے ہوں گے۔ آپ اسے یوں سمجھ لیجئے۔ کہ تعلیم کی تکمیل ہو رہی ہے۔ یہ شعبہ پرائمری۔ مڈل۔ ہائی۔ کالج سے ترقی کرتا ہوا یونیورسٹی تک پہنچ چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ پرائمری سے یونیورسٹی تک کے اساتذہ کے علم، قابلیت اور دانش میں درجہ بدرجہ اضافہ ہوگا

اور طالب علموں کا علم بھی ہر درجے میں پہلے کی نسبت ترقی کرتا چلا جائے گا۔
اب اگر آپ یہ فرمائیں کہ نبی آخر الزمان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی یونیورسٹی تک پہنچے ہوئے طالب علم پھر سے حضرت مسیح علیہ السلام کے سکول یا کالج میں درس لینے لگیں۔ تو یہ کہاں تک مناسب ہوگا۔ اب تو اس یونیورسٹی کے طالب علم بھی سندِ فضیلت حاصل کر کے علماء و اولیاء کی مسند پر فائز ہو کر تعلیم دے رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا اور ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اب قیامت تک کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں اور نہ کسی نئی کتابِ ہدایت کی۔

پادری صاحب!

آپ نے قرآن کریم سے شانِ مسیحؑ سے متعلق حوالے پیش کئے ہیں۔ یقیناً آپ نے پورے قرآن کریم کا مطالعہ کیا ہوگا۔ کیا آپ کو وہاں نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نظر نہیں آئی؟

کیا وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ (ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا) کسی اور نبی کی شان میں بھی آیا ہے۔ اور کیا آپ کو اس کا زندہ ثبوت نظر نہیں آرہا۔ دنیا بھر کی مساجد کے میناروں سے ۵۔ ۶ دفعہ اذان کی آواز بلند ہوتی ہے۔ خدا کے نام کے ساتھ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا لرَّسُوۡلُ اللّٰہ کی گونج سنائی دیتی ہے۔ اور زمین کی گردش کی وجہ سے کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جب کائنات میں یہ آواز بلند نہ ہوتی ہو۔

ہم تو خیر مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں۔ آپ عیسائی

ہونے کی حیثیت سے بتائیے۔ دنیا کے کس حصے میں حضرت مسیح کا نام بھی اسی طرح بلند ہوتا ہے؟

پھر اسی قرآن کریم میں آپ نے پڑھا ہوگا:- اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(بے شک اللہ اور اس کے فرشتے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے بڑی شان اور کیا بیان کی جائے کہ خدا اور اس کے فرشتے ان پر درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ ہر مسلمان آپؐ پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام بھیجتا رہتا ہے۔ اور جب آپؐ کا نام مبارک سنتا ہے نہایت ادب سے صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہے۔

اور سنئے:-

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ اور سوائے اس کے نہیں کہ ہم آپؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ نبیؐ رحمت مجسم رحمت۔ کیا کسی الہامی کتاب میں کسی اور نبی کو رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْن کا خطاب عطا ہوا ہے۔

یہ آیت بھی آپ کی نظر سے گزری ہوگی۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (اور ہم نے تجھے تمام لوگوں کے

لئے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اب آپ خود ہی بتایئے کہ افضل وہ ہوا جو بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے آیا یا وہ جو ساری دنیا کے انسانوں کے لئے آیا۔ آپ کیوں نہ جاننے والوں میں شامل ہوتے ہیں۔

دوسری جگہ آپؐ کو سِرَاجاً مُنِیْراً کا خطاب دیا گیا۔ یعنی روشن سورج یا روشن چراغ۔ سورج اس لئے کہ آپؐ تمام نبیوں اور رسولوں میں خدائی مشن کی تکمیل کے سلسلے میں سورج کی طرح روشن ہیں اور چراغ اس لئے کہ آپؐ نے دنیا کے تمام لوگوں کو یہ چراغِ ہدایت دکھایا جو قیامت تک روشن رہے گا۔

بتایئے کیا کسی اور نبی کو بھی یہ خطاب عطا ہوا ہے؟ یوں تو سارا قرآن کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے ذکر سے بھرا پڑا ہے۔ تاہم جو ہدایت حاصل کرنا چاہے۔ اس کے لئے اتنا ہی بہت ہے۔

اے پادری! آپ نے عصمتِ مریم سے متعلق قرآنی آیت کا ترجمہ کرنے کے بعد لکھا ہے کہ تمام مذہبی تاریخ میں کوئی دوسری عورت ایسی نہیں جس کی پاک بازی کی قرآن اس طرح قسم کھاتا ہو؟ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ ایک کنواری کے ہاں بغیر باپ کے بچے کا پیدا ہو جانا ایسا واقعہ تھا۔ جس میں ایک نبی کی ماں بدنام ہوتی تھی اور اس وقت

کے لوگوں کی طرف سے جو اتہام لگائے گئے۔ ان سے آپ بے خبر نہیں
ان کی برّیت کے لئے خدائی شہادت کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ان الفاظ
میں برّیت پیش کی گئی بلکہ معجزانہ طور پر بچے کی زبان سے گواہی دلوائی گئی۔
اور حضرت مریمؑ کو اس زمانہ کی عورتوں میں سے پسندیدہ اور چنا ہوا
قرار دیا گیا۔ اور یہ قرآن کریم کا بہت بڑا احسان تھا۔ ورنہ خود انجیل
میں یوسف نجار کو حضرت مریم علیہا السلام کا منگیتر اور ان سے
بے تکلف ملنے جلنے والا بنا کر عصمتِ مریمؑ کو مشکوک بنا دیا ہوا تھا۔

ملاحظہ فرمائیے:۔

"اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب ان کی
ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی۔ تو ان کے اکٹھا
ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی
گئی۔ پس اس کے شوہر نے جو راست باز تھا اور اسے
بدنام نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا
ارادہ کیا۔ وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا۔ کہ خداوند کے فرشتے
نے اسے خواب میں دکھائی دے کر کہا کہ
اے یوسف بن داؤد اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے
آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے۔ وہ
روح القدس کی قدرت سے ہے۔"

(متی ۱ : ۱۸ - ۲۰)

حضرت مسیح کے والد

"وہ رُوح کی ہدایت سے ہیکل میں آیا اور جس وقت ماں باپ اس لڑکے یسوع کو اندر لائے تاکہ اس کے لئے شریعت کے دستور پر عمل کریں تو اُس نے اسے اپنی گود میں لیا۔"

(لوقا ۲: ۲۷-۲۸)

"اور اس کا باپ اور اس کی ماں ان باتوں پر جو اس کے حق میں کہی جاتی تھیں تعجب کرتے تھے۔

(لوقا ۲: ۳۳)

کیا عیسائی یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان قرآن کریم میں بیان کی گئی حضرت مریمؑ کی عصمت پر یقین کرنا چھوڑ دیں اور ان خرافات کو قبول کر کے عیسائیت اختیار کرلیں۔ خدارا کچھ خیال کیجئے

کتاب ہدایت قرآن کریم نے عصمت مریمؑ کی شہادت دی ہے اور جن کا اس کتاب پہ پختہ ایمان ہے۔ انہیں سورہ نور کی آیت یہ

(جو لوگ پاک دامن عورتوں کو تہمت لگائیں وہ فاسق ہیں)

اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی عِندَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ

(بیشک عیسٰی علیہ السلام کی مثال خدا کے نزدیک آدم کی مانند ہے) پر ہر مسلمان ایمان رکھتا ہے۔

جس خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کو ماں باپ کے بغیر پیدا کیا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ پیدا کرنا اس کے لئے کون سا مشکل
تھا۔ لیکن آپ یہ تو جانتے ہیں کہ عام حالات میں کسی کے ہاں بغیر باپ
کے بچے کا پیدا ہو جانا اس کے لیئے نہ صرف یہ کہ عزت کا موجب
نہیں ہوتا بلکہ الٹا بے عزتی اور بدنامی کا موجب بن جاتا ہے چنانچہ
ایسا ہی ہوا۔ جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے۔ آپ یہ کیوں نہیں سوچتے
کہ خارق عادت پیدائش کا مقصد منکرین خدا کو اپنی قدرت کاملہ کا قائل
کرنا تھا۔ اور جھوٹے ہیں اگر انہیں گویائی عطا نہ کی جاتی تو کوئی بھی اس
حقیقت کو تسلیم نہ کرتا۔

نفخ روح | ہر بشر کو اللہ ہی کے روح ڈالنے سے زندگی ملتی
ہے۔ جیسے انسان کی پیدائش کے سلسلے میں فرمایا
(. . . ثُمَّ سَوّٰهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُّوحِهِ)
اللہ انسان کو مکمل کرتا ہے اور پھر اس میں اپنی روح پھونکتا ہے۔
(سجدہ ۸ - ۹)

پادری نے حضرت مسیح میں ڈالی جانے والی روح کے متعلق لکھا ہے
کہ یہ روح اس میں بمنزلہ باپ کے تھی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت
آدم علیہ السلام میں ڈالی جانے والی روح بمنزلہ ماں اور باپ دونوں
کے تھی۔ اور خدا اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ ماں باپ بیٹے
بیٹی کی نسبت سے پاک ہے۔

آخری سطور میں آپ نے کھجور کے خشک درخت کے ہرا ہونے اور پانی کے چشمہ کے جاری ہونے کو مسیحؑ کی پیدائش سے متعلق ایسا معجزہ ظاہر کیا ہے جس کی آپ کے خیال میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

بھلے آدمی! جس خدا نے اپنی قدرت سے بغیر باپ کے حضرت مسیحؑ کو پیدا کیا۔ کیا وہ ان کی پرورش کا انتظام نہ کرتا۔ ایسے معجزات ضرورت کے مطابق ہر عہد میں ہوتے رہا کئے ہیں۔

کیا حضرت اسماعیلؑ کے لئے بے آب وگیاہ صحرائے عرب میں شیرخوارگی کے عالم میں ان کے شدتِ پیاس سے بے قراری میں پاؤں پٹخنے سے پانی جاری نہیں ہو گیا تھا؟ اور کیا بنی اسرائیل کے لئے بیابان تیہ میں من وسلویٰ کا انتظام نہیں کر دیا گیا تھا۔ اور کیا حضرت ابراہیمؑ پر آگ کو گلزار نہیں کر دیا گیا تھا۔ اور کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے پانی میں راستہ نہیں بنا دیا گیا تھا۔ اور کیا آپ نے اسی قرآن میں سے شہیدوں کو رزق دیئے جانے کے متعلق نہیں پڑھا؟

اور اسی طرح کے کئی واقعات تاریخ میں محفوظ ہیں۔ اور موجودہ زمانے میں بھی ہمیں کئی شہادتیں ایسی ملی ہیں۔ کہ جانوروں تک نے کسی ننھے بچے کی حفاظت کی اور اس کے لئے بکریاں دودھ بہم پہنچاتی رہیں۔ بہر حال یہ خدا کی قدرت تھی۔ جس نے بن باپ پیدائش سے پہلے ہی فرما دیا تھا۔ "یہ میرے لئے آسان ہے"۔

تکلّم فی المہد یہ بھی خدائی قدرت اور مصلحت خداوندی کا تقاضا تھا۔ ورنہ جو اتہام لگ رہے تھے حضرت مریمؑ یا دوسرے نزدیکی لوگ کتنا بھی صفائی پیش کرتے لوگوں کی زبانیں بند نہیں کی جا سکتی تھیں۔

نبیٔ مادر زاد نبی پیدا ہونے سے بھی پہلے نبی ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ نبوت اکتسابی نہیں ہوتی۔ بلکہ خداوند کریم نے مخلوق کی ہدایت کے لئے پہلے سے انتظام کر رکھا ہوتا ہے۔ ہر نبی کی پیدائش اس کی تربیت اور پرورش کا اسی انداز سے انتظام ہوتا ہے۔ نبی فطرتاً معصوم ہوتا ہے۔ اب آپ سے کوئی کیا کہے۔ جن کی الہامی کتاب سب نبیوں کو گناہگار گردانتی ہے۔ اور نبیوں پر ایسے اتہام لگاتی ہے۔ کہ جن کے ذکر ہی سے انسانیت شرم سے منہ چھپا لے ان کی بیان نہ کرنا ہی مناسب ہے

اور اس طرف توجہ دلانے سے وہ کہتے ہیں کہ ہماری کتاب مقدس اظہارِ حق میں کسی بڑے چھوٹے کا لحاظ نہیں رکھتی۔

معجزات پادری نے معجزات کے ضمن میں حضرت مسیحؑ کے اندھے اور کوڑھیوں کو چنگا کرنے باذنِ خدا مردوں کو زندہ کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ایسے نشان کسی اور نبی سے ظاہر نہیں ہوئے اور مردوں کے زندہ کرنے کا ذکر

اس انداز سے کیا ہے۔ گویا اس صفت میں وہ خدائی میں شریک ہو گئے ہوں۔ لکھتے ہیں:-

"ایک بہت بڑی کرامت جو حضور سے ظاہر ہوئی وہ مُردوں کا زندہ کیا جانا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ نہ صرف طاقت بشری سے خارج بلکہ محض خاصۂ خداوندی ہے۔ کوئی اس صفت میں خدا کا ہمسر و شریک نہیں۔ اول سے آخر تک قرآن شریف کو چھان مارو۔ بجز اس ایک استثنا کے کوئی نظیر نہ ملے گی جس میں خدا کی اس خاص صفت احیائے موتیٰ میں کوئی بڑے سے بڑا انسان شریک پایا جاتا ہے"

اے پادری! آپ کو یہ تو معلوم ہی ہوگا کہ معجزہ ایک نشان ہوتا ہے۔ جو ہر نبی کو دنیا کے سامنے اپنی صداقت کے اظہار کے لئے دیا جاتا ہے۔ اور چونکہ ہر نبی کو اس زمانے کے خاص ماحول اور اپنے زمانے کے انسانوں کے خاص رجحان سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے صداقتِ حق کے لئے معجزات بھی ہر نبی کو اس زمانے کے ماحول اور رجحانات کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عہد جادوگری کا عہد تھا۔ اس لئے انہیں عصا کے سانپ بن جانے اور ہاتھ کے روشن کر دکھانے کے معجزات دیئے گئے۔ آپ نے دیکھا فرعون کے دربار میں جادوگروں نے رسیوں سے سانپ بنا ڈالے تو

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ بن کر سب کو نگل گیا۔ یہی حال دوسرے نبیوں کا ہے۔ ہر نبی کو کوئی نہ کوئی معجزہ دیا گیا۔ اور یہ ان کی ذاتی صلاحیت یا قوت نہ تھی۔ بلکہ حکم خداوندی اور تائیدِ ایزدی سے ان معجزات کا صدور ہوتا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ حکمت کی معجز نمائیوں کا دور تھا۔ اس لئے انہیں یہ معجزات عطا کیے گئے۔ چونکہ ان کا صدور خدائی حکم سے صرف دشمنوں اور مخالفوں کے معجزہ طلب کرنے پر ہوتا تھا۔ اس لئے ان معجزات کی محض وقتی ہوتی تھی۔ ہر نبی کے جہان سے چلے جانے کے بعد ان کے معجزاتی قوت بھی ان کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی تھی۔

لیکن نبیٔ آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو علاوہ ان عظیم الشان وقتی معجزات کے جو کفار و مشرکین کے معجزہ طلب کرنے پر ان سے ظاہر ہوئے۔ مثلاً معجزہ شق القمر یعنی آپ کے ایک اشارے سے بحکم خدا چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ معراج شریف بھی چند لمحوں میں آپ کو سیر ہفت افلاک کروائی گئی۔ اور عرشِ معلیٰ تک پہنچایا گیا۔

حضورؐ کو قرآن شریف کا وہ ابدی معجزہ عطا ہوا جو قیامت تک مردہ ارواح کو زندگی، بیمار قلوب کو شفا اور بھٹکی ہوئی انسانیت کی اسی طرح رہنمائی کرتا رہے گا۔ جیسے پہلے نبی اپنے

اپنے محدود وقت میں کرتے رہتے ہیں ۔ اور آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے غلام بھی وہ کرامات دکھا رہے ہیں ۔ جو پہلے نبیوں سے بطورِ معجزہ وقوع پذیر ہوئیں ۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کو بصیرت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

اندھوں کو روشنی بخشنے کا کام تو اب ماہرینِ امراضِ چشم جس چابکدستی سے انجام دے رہے ہیں ۔ وہ آپ کے سامنے کی بات ہے ۔ ایک ایک دن میں سینکڑوں ہزاروں مریض شفایاب ہو رہے ہیں ۔ لوگوں کی طرف سے آنکھوں کے عطیئے دیئے جاتے ہیں ۔ اور نابیناؤں کو بینائی مل رہی ہے ۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت حضرت مسیح علیہ السلام

ہم نہیں چاہتے تھے کہ افضل الانبیاء حضرت سرورِ کائنات محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کو کسی نبی کے مقابلے میں پیش کیا جائے آپؐ کو خدا کی طرف سے وہ عظیم الشان خطاب عطا ہوئے ۔ جن سے حضورؐ کی فضیلت تمام انبیاء پر ثابت ہے ۔ کیونکہ حضورؐ کے سوا کسی اور نبی کو ان خطابات سے نہیں نوازا گیا ۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

دو عظیم الشان خطاب

(۱) رحمتہ للعالمین :۔ تمام جہانوں اور تمام انسانوں کے لیے رحمت اسی لیے قیامت کے روز حضرت آپؐ کو اللہ تعالیٰ سفارش کرنے اور انسانوں کو بخشوانے کی اجازت عطا فرمائیں گے۔ سب انبیاء کرام لوگوں کو جواب دیدیں گے۔ پھر آپ اجازت طلب کر کے بخشش کی دعا کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

کیا حضرت مسیحؑ یا کسی اور نبی کو اللہ تعالیٰ نے یہ مرتبہ عطا کیا؟ بائبل سے تلاش کر کے بتلا جائے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ درجہ عطا ہوا کہ دنیا میں بھی آپؐ مجسم رحمت تھے اور قیامت کے روز آپؐ اللہ تعالیٰ کے حضور لوگوں کے لئے بخشش کی سفارش کریں گے۔

(۲) سراجاً منیراً اس کے معنی روشن سورج کے ہیں (القرآن پارہ ۲۲ سورۃ ۳۳ آیت ۴۶) اس لئے کہ قیامت تک آپؐ پر نازل شدہ قرآن کریم قائم رہیگا اور اس کا نور دنیا کو تابندہ کرتا رہے گا۔ اور یہ شمع ہدایت کا کام دیگا جس سے وہ لوگ منور ہوں گے جن کے قلوب کو اللہ تبارک وتعالیٰ اس طرف رجوع کر دے گا۔ یہ اعزاز کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوا

یہ خطاب اتنا عظیم ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چمکتے ہوئے سورج کا لقب عطا کیا۔ کیا بائبل میں کسی رسول یا نبی کو اعلیٰ ترین خطاب عطا ہوا؟ یہ خطاب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء میں منفرد اور ممتاز کرتا ہے۔

☆ ☆ ☆

"مسیح کی شان از روئے قرآن" کے مصنف نے قرآن سے مسیح علیہ السلام کے متعلق کچھ اقتباسات دے کر سادہ لوح اور کم علم مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے ہمیں ان کے جواب میں قلم اٹھانا پڑا۔

سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر غور کیجیے۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آسمانوں پر احمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ کا مادہ حمد ہے جس کے معنی ہیں نیکی میں سبقت، شان وشوکت میں بلندی، حلیم طبعی، کرم وفیاضی

محمدؐ سب سے زیادہ تعریف کیا گیا۔ چونکہ آپ کو تمام اوصاف حمیدہ کا مظہر بننا تھا۔ اس لئے الہام الٰہی سے یہ نام رکھا گیا۔ اس لحاظ سے آپ یقیناً اسم بامسمّیٰ ہیں۔ کائنات میں کون ایسی ہستی ہے۔ جس کی اتنی تعریف کی جاتی ہو۔ اور زمین کے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک ہر جگہ بسنے والے انسانوں کے علاوہ

آسمانوں پر خدا اور اس کے فرشتے آپؐ پر درود پہنچاتے ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی اور نبی کو یہ نام اور یہ مرتبہ نصیب نہیں ہوا۔ دوسرے انبیاء حضرات کے اسمائے گرامی پر غور کیجیے

آدمؑ (گندمی رنگ کا) یہ نام ان کے جسمانی رنگ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

نوحؑ (آرام وسکون)	اسحاقؑ (مسرت)
یعقوبؑ (پیچھے آنے والا)	موسیٰؑ (پانی سے نکالا گیا)
یسوعؑ (سرخ رنگ)	یوحناؑ (طویل العمر)

یہ تمام خدا کے سچے نبی تھے۔ مسلمان ان کی تصدیق کرتے اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کون ہے۔ جسے اتنا بلند نام اور مقام نصیب ہوا ہو۔

پادری کا مقصد چونکہ افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت مسیح علیہ السلام کی برتری ظاہر کرنا ہے۔ اس لئے ہم مندرجہ ذیل حقائق ان کے سامنے رکھ کر فیصلہ انہیں پر چھوڑتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا انہیں صداقت کو پا لینے کی توفیق عطا کرے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت مسیح علیہ السلام
۱۔ آپ ایک کامل شریعت لے کر آئے۔ جس میں انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام احکام اور انسانی مسائل کا کامل حل موجود ہے	۱۔ حضرت مسیح علیہ السلام شریعتِ موسوی کے پابند تھے۔
۲۔ آپؐ تمام بنی نوع انسان کے لئے قیامت تک کیلئے رسول بن کر آئے۔	۲۔ آپ صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے آئے۔ فرماتے ہیں۔ میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔
۳۔ آپؐ کا زمانہ رسالت ۲۳ سال رہا	۳۔ آپ کا زمانہ فقط تین سال رہا۔
۴۔ آپؐ نے خدائی مشن مکمل کر لیا اور آپ پہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے مطابق دین مکمل کر دیا گیا	۴۔ آپ اپنا مشن آنے والے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نامکمل چھوڑ گئے۔
۵۔ آپؐ نے لاکھوں انسانوں	۵۔ حضرت مسیحؑ نے عمر بھر میں

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت مسیح علیہ السلام
کو راہِ حق دکھائی اور ان کا خدا سے ٹوٹا ہوا تعلق جوڑ دیا آخری حج کے موقعہ پہ ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ آپ کے ساتھ تھے	صرف بارہ حواری تیار کیے
٦- آپ کے تمام صحابی وفادار اور جان نثار تھے۔ نہ کسی نے بے وفائی کی اور نہ انکار کیا بلکہ سینکڑوں نے آپ کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں	٦- آپ کے سب سے بڑے حواری پطرس نے آپ کے آخری وقت دو بار آپ کا انکار کیا اور ایک حواری یہوداہ نے چند ٹکوں کے لالچ میں آپ کو دشمنوں کے ہاتھوں گرفتار کرا دیا۔ آخری ایک نے لعنت بھیج کر پہچاننے سے انکار کر دیا۔ اور باقی بھاگ گئے
٧- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حین حیات میں ملک عرب کی ایک وسیع سلطنت کے حکمران اور دینی دنیوی	٧- اناجیل کے مطابق آپ تمام عمر رومی شہنشاہ کی رعایا رہے۔ کیا یہ نبی کی فضیلت ہے

حضرت مسیح علیہ السلام	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کہ وہ ساری عمر ایک دنیاوی بادشاہ کا رعایا بنا رہے ؟	بادشاہ تسلیم کیے گئے۔ اور آپ نے قرآن کے خدائی قانون کو قانونِ حیات کی حیثیت سے نافذ کیا۔
۸۔ سپاہیوں نے آپ کو گرفتار کیا۔ آپ کو کانٹوں کا تاج پہنایا۔ منہ پہ تھوکا۔ سرکنڈے سے مارا گالیاں دیں۔ برچھیوں کے کچوکے دیئے۔ آخر صلیب پر کھینچ دیا۔ کیا یہ فضیلت کے نشان ہیں غور کرو۔	(۸) آپ اپنا خدائی مشن ختم کرنے کے بعد اپنی خواہش سے اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی کہتے ہوئے واصل باللہ ہو گئے
۹۔ ایک شخص یوسف نے گورنر پیلاطوس سے آپ کی لاش حاصل کی اور اسے خفیہ دفن	(۹) آپ کے وصال کے بعد آپ کے لاکھوں عقیدت مندوں نے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ کی نماز جنازہ پڑھی
اور پوری شان و اطمینان
سے دفن کیا

(۱۰) آپؐ کی زندگی توکل
علی اللہ۔ عزم و استقامت
اور صبر و استقلال کا نمونہ
تھی۔ غارِ حرا میں جب
دشمن سر پہ پہنچ گئے
اور آپؐ کے یارِ غار
صدیق اکبرؓ کچھ خوف
زدہ ہوئے۔ تو
آپ نے فرمایا۔
لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا
خوف نہ کھا۔ خدا
ہمارے ساتھ ہے

حضرت مسیح علیہ السلام

کردیا

(۱۰) آپ کو جب سولی دی
جانے لگی۔ تو آپ کی
زبان پر تھا۔
ایلی ایلی لما شبقتنی
اے میرے خدا تو نے
مجھے کیوں چھوڑ دیا؟

کیا یہ اس خدا کی شان
ہے۔ جو کہ عیسائیوں کے
قول کے مطابق اقنومِ ثلاثہ
میں سے ایک خدا تھا۔
کس کے سامنے فریاد کی
اپنے ہی سامنے یا اللہ تعالیٰ
کے سامنے۔ ذرا سوچیے۔

معجزات کے ضمن میں ضروری باتیں

پادری صاحب! معجزات کے سلسلے میں یہ باتیں ذہن میں رکھیئے

۱) عام طور پر یہ قائم بالذات چیز نہیں ہوتی بلکہ نبی کو اپنی صداقت کے اظہار کے لئے خدائی نشان کی حیثیت سے دی جاتی ہے۔

۲) اس کے اثرات ایک خاص وقت کے لئے ہوتے ہیں

۳) معجزات اس ماحول کے مطابق ہوتے ہیں۔ جس میں نبی کو خدائی مشن پورا کرنا ہوتا ہے

۴) معجزات کا تعلق سطح زمین پر لوگوں کے گرد و پیش کے حالات تک محدود ہوتا ہے۔

ان حالات کے پیش نظر موازنہ کیا جائے تو حضرت مسیحؑ کو (یاد رہے کہ ہم حضرت مسیحؑ کو خدا کا سچا رسول مانتے ہیں اور ان کے معجزات پر ہمارا ایمان ہے) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود تو خود ایک مجسم معجزہ تھا۔ اور اس کے اثرات وقتی نہیں بلکہ دائمی ہیں۔ اور قیامت تک قائم اور جاری رہیں گے۔ آپ اس سے کیسے انکار کر سکتے ہیں۔

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل عرب کی سرزمین ظلم و جہل اور
اندھیروں کی دنیا تھی، فخر و نخوت، فسق و فجور، زنا، شراب اور
ظلم و جور کا سرچشمہ تھی، انسانوں کی خرید و فروخت بھیڑ بکریوں کی طرح
ہوتی تھی۔ لڑکیوں کو زندہ زمین میں گاڑ دیا جاتا تھا۔

ایسے میں آپ "سراجاً منیرا" بن کر تشریف لائے اور دیکھتے ہی
دیکھتے دنیا اللہ کے نور سے معمور ہو گئی۔ بگڑے ہوئے عرب معجزانہ طور
پہ راہِ راست پہ آگئے۔ ان کی کایا پلٹ گئی۔ مجرموں کا خود دربارِ نبوی
میں حاضر ہو کر اپنے جرم کا اعتراف کرنا اور اپنے جرم کی سزا پانے پہ اصرار
کرنا۔ شراب کی حرمت، کے اعلان پہ عادی شراب نوشوں کا یک دم
شراب چھوڑ دینا اور گھروں میں موجود شراب کو گلیوں میں انڈیل دینا۔
غلطی سے زنا کا جرم سرزد ہو جانے پر گناہ سے پاک ہونے کے لئے
از خود اپنے آپ کو اس گناہ کی سخت ترین سزا کے لئے پیش کر دینا
ایک مستقل معجزہ نہیں۔

انصاف سے کہیے کیا حضرت مسیح علیہ السلام میں ایسے معجزے کی
مثال ملتی ہے؟

معجزہ **شق القمر** اس لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے کہ اس کا
تعلق زمینی نہیں بلکہ آسمانی ماحول سے تھا۔ کافروں کے
یہ معجزہ طلب کرنے پہ آپؐ کے انگلی کا اشارہ کرنے پہ چاند کا دو ٹکڑے
ہو جانا خاص آپؐ ہی سے مخصوص تھا۔ جس کا ذکر شرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے اظہار کے لئے "وانشق القمر" کے الفاظ میں کیا ہے؟

معجزہ اسریٰ یا معراج شریف کا واقعہ جس کا ذکر قرآن شریف میں بڑی صراحت سے کیا گیا ہے۔ بتایئے زندگی میں اور کس کو نصیب ہوا ہے؟ رات کے مختصر سے وقفے میں آسمانوں کی سیر۔ اسرار غیب کے مشاہدات۔ سدرۃ المنتہیٰ تک رسائی، انسانوں کے لئے انسانیت کے معراج تک پہنچنے کے خصوصی ہدایات و فرائض اور پیام رحمت کی بشارت اور کس کے حصے میں آئی ہے؟

معجزہ قرآن مجید ساری دنیا میں اول سے آج تک کوئی ایسی نظیر پیدا کیجیے کہ کوئی شخص امی محض ہو۔ اس نے کسی سکول یا کسی بھی آدمی سے تعلیم حاصل نہ کی ہو، اپنی زبان میں ایسی فصیح و بلیغ جامع علوم ظاہری و باطنی کتاب لائے جیسی کہ قرآن کریم ہے اور اس کتاب کا یہ دعویٰ ہو۔ اور دنیا کا کوئی آدمی چودہ سو سال سے اس کی مثل نہ لا سکے۔

پارہ الٓمّٓ ۱   سورۃ البقرۃ ۲

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝

ترجمہ :- اور اگر ہو تم بیچ شک کے اس چیز سے کہ اُتاری ہے ہم نے اوپر بندے اپنے کے پس لے آؤ ایک سورت مانند اس کی اور پکارو شاہدوں اپنوں کو سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے پس اگر نہ کرو گے تم اور ہرگز نہ کرو گے تم پس ڈرو اس آگ سے جو ایندھن اس کا آدمی ہیں اور پتھر تیار کی گئی ہے واسطے کافروں کے ؛

ہم دنیا بھر کے پادریوں، عیسائیوں، یہودیوں اور غیر مذہب والوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے مذہب میں سچے ہیں تو اس طرح کی کوئی مثال اپنے مذہب سے پیش کریں۔ جو قرآن کریم کے اس دعوے کی طرح بے نظیر ہو۔ ورنہ وہ یاد رکھیں کہ اپنے مذہب میں سچا ہونے کی ان کے پاس کوئی ٹھوس اور یقینی دلیل جس کو پیش کیا جا سکے۔ نہیں ہے۔

اس کے علاوہ گردوپیش میں تو آپؐ کے معجزاتِ رحمت کا ظہور اس کثرت سے ہوا ہے کہ ان کا کوئی شمار ہی نہیں۔ بطور نمونہ از خروارے :-

○ آپؐ کی بدولت آپؐ کی دایہ حلیمہ کے گھر کا برکتوں سے بھر جانا۔
○ - ایک بدوی کی سوکھی ہوئی بکریوں کا دودھ دینے لگ جانا۔
○ - مختلف موقعوں پہ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے اس میں سے پانی اُبل پڑنا۔ اور آپؐ کے ساتھیوں کا سیر ہو کر پینا۔

٥ - جنگل میں ایک خشک کوئیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلی بھر پانی ڈالنے سے کوئیں کا پانی سے لبالب بھر جانا اور سب ساتھیوں کا سیر ہو کر کئی دن تک خود پانی پینا اور جانوروں کو پانی پلانا۔

٥ - پتھروں اور درختوں کا آپؐ کو سلام کرنا۔

٥ - لکڑی کے بے جان ستون کا آپؐ کی جدائی میں رونا

٥ - ایک روٹی سے اسّی آدمیوں کا شکم سیر ہو جانا۔

٥ - ایک پیالہ دودھ سے کئی آدمیوں کا سیر ہو جانا

٥ - جانوروں کا آپؐ کی خدمت میں شکایت پیش کرنا اور آپؐ کا فیصلہ کرنا۔

اور اسی قسم کے سینکڑوں معجزات ایسے ہیں۔ جنہیں تاریخ نے بڑے ادب و احترام سے اپنے سینے میں محفوظ کر رکھا ہے۔ اور ان میں سے بعض کا ذکر تمثیلی طور پہ قرآن کریم میں بھی آیا ہے۔ لیکن ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

غیروں کی نظر میں

پادری صاحب! اپنے تو عقیدت اور وابستگی کی بنا پر اپنے بزرگ، ہادی اور راہنما کی تعریف کیا ہی کرتے ہیں۔ کسی رہنما کی ہمہ گیری۔ فضیلت اور عظمت کی سب سے بڑی دلیل غیروں کی نظر میں اس کی قدر و قیمت ہوا کرتی ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ھدیۂ عقیدت اپنوں نے تو ہر زمانے میں پیش کیا ہے۔ اور اسے اگر یکجا کیا جائے تو بڑی سے بڑی لائبریری بھی اس کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

غیروں کی زبانی سنیئے

صرف چند ہندو اور سکھ کی طرف سے دو دو چار چار اشعار پیش ہیں۔ اگر تمام شعراء کے کلام کو اختصار سے بھی پیش کیا جاتا تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو جاتی سنیئے۔

نہایت مختصر انتخاب۔ بشکریہ ماھنامہ "شام و سحر"

ہری چند اختؔر

کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اس کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

شوکتِ مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الٰہی قصرِ کسریٰ کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حُسنِ کائنات
اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کر دیا

آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عربؐ نے آدمی کا بول بالا کر دیا

دلو رام کوثؔری

اللہ غنی رونق بازارِ محمدؐ
معبودِ جہاں بھی ہے خریدارِ محمدؐ

سنتا ہوں کہ کتنے ہی نہیں دیکھنے والے
اللہ کا دربار ہے دربارِ محمدؐ

عظیم الشّان ہے شانِ محمدؐ
خدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ
فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں
غلامانِ غلامانِ محمدؐ
بتاؤں کوثری کیا شغل اپنا
مَیں ہوں ہر دم ثنا خوانِ محمدؐ

کوثری تنہا نہیں ہے مصطفیٰؐ کے ساتھ ہے
جو نبیؐ کے ساتھ ہے وہ کبریا کے ساتھ ہے
بے کے دتّو رام کو حضرت چلے جنّت میں جب
غل ہوا ہندو بھی محبوبِ خدا کے ساتھ ہے

امر چند قیس جالندھری

وہ ابرِ رحمت نعیم بھی ہے نعیم رحمت شمیم بھی ہے
شفیق بھی ہے خلیق بھی ہے، رحیم بھی ہے، کریم بھی ہے
وہ حُسنِ سیرت کا ہے مرقع جمالِ حق ہے جمال اس کا
حبیبِ ربِّ جلیل بھی ہے، جمیل بھی ہے حلیم بھی ہے
وہ علم و عرفاں کا ہے مدینہ، خزینۂ راز اس کا سینہ
وہ پیکرِ نورِ سرمدی ہے وہ حُسنِ خُلقِ عظیم بھی ہے

عرشؔ ملسیانی

رُخِ مصطفےٰ کا جمال اللہ اللہ
زباں کا وہ حسنِ مقال اللہ اللہ
نگاہوں میں جادو دلوں پر تسلّط
جمال اللہ اللہ جلال اللہ اللہ
اُتر آئے خود عرش و کرسی کے جلوے
نبوّت کا اَوجِ کمال اللہ اللہ

طوفانِ زندگی میں سہارا تمہی تو ہو
دریائے معرفت کا کنارا تمہی تو ہو

ہاں ہاں تمہیں تو ہو دلِ عالم کے دلنواز
دلدار و دلنشیں و دل آرا تمہی تو ہو

جاتی ہے عرش پر یہ تمہارے ہی فیض سے
میری دعائے دل کا سہارا تمہی تو ہو

تلوک چند محرومؔ

مبارک پیشوا جس کی شفقت دوست دشمن پر
مبارک پیش رو جس کا ہے سینہ پاک کینے سے

انہیں اوصاف کی خوشبو ابھی اطرافِ عالم میں
نسیمِ جاں فزا پھرتی ہے مکّے اور مدینے میں

جگن ناتھ آزادؔ

سلام اس ذاتِ اقدس پر سلام اس فخرِ دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر

سلام اس پر جو حامی بن کے آیا غم نصیبوں کا
رہا جو بے کسوں کا آسرا مشفق غریبوں کا

مددگار و معاون بے بسوں کا زیر دستوں کا
ضعیفوں کا سہارا اور محسن حق پرستوں کا

سلام اس پر کہ جس کے نور سے پُر نور ہے دنیا
سلام اس پر کہ جس کے نطق سے مسحور ہے دنیا

سلام اس پر جلائی شمعِ عرفاں جس نے سینوں میں
کیا حق کے لئے بے تاب سجدوں کو جبینوں میں

سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو فرزانہ
مئے حکمت کا چھلکایا جہاں میں جس نے پیمانہ
بڑے چھوٹوں میں جس نے اک اخوت کی بنا ڈالی
زمانے سے تمیزِ بندہ و آقا مٹا ڈالی

سرکشن پرشاد شاد

اے نبی ہے رہنمائے ہر دو جہاں
جن کی خالق نے سعی کی مشکور
ان کا کہنا ہے وحی مَا یُوحیٰ!
نہ بناوٹ نہ اس میں کوئی قصور
ان کا پرتو ہے سب جلال و جمال
حرمین ان کے نور سے معمور
تو وہ مقبول ہے کہ بعدِ خدا
نام تیرا ہے عرش پہ مسطور
میرا مسکن تیرا مدینہ ہو
تیرے قدموں سے ہوں نہیں کبھی دور

سرِ دفترِ کون و مکاں، شاہنشہِ دنیا و دیں
احمدِ مصطفےٰؐ محبوبِ ربّ العالمیں

ہیں سالکِ راہِ صفا، ہیں مالکِ مُلکِ خدا
ان کے لیے سب کچھ ہوا خورشید، مہ، چرخِ بریں

شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ، خیر الوریٰ، نور الہدیٰ
شانِ خدا، فضلِ الہٰ، شاہنشہ کرسی نشیں

ختم الرسل، ہادیٔ کُل ہیں باعثِ جزو و کُل
سلطانِ دیں، شمس الیقیں، ہیں رحمۃ للعالمیں

مخلوق میں یکتا ہیں یہ کثرت میں بے ہمتا ہیں یہ
کیا جانے کوئی کیا ہیں یہ ان کا کوئی ہمسر نہیں

- - -

کنور مہندر سنگھ بیدی

نعت خوانِ سرورِ کون و مکاں ہوتا ہوں میں
دیکھنا روح الامیں سے ہم زباں ہوتا ہوں میں

رات دن جس آستاں پر ہیں ملائک سجدہ ریز
بارہا اوجِ تخیل سے وہاں ہوتا ہوں میں

سرورِ کون و مکاں پہ بھیجتا ہوں صد درود
اس طرح شیریں سخن، رطب اللساں ہوتا ہوں میں

جب کبھی جاتے ہیں ملک سوئے طیبہ خوش نصیب
کارواں کیساتھ گردِ کارواں ہوتا ہوں میں

کنور مہندر سنگھ بیدی کا ایک سلام اور اس کا ابتدائیہ ملاحظہ کیجئے

تصور بے پناہی ہیں ہو یکتا
تخیل ہو سراسر عرش پیما
صدائیں نکلیں سازِ تارِ جاں سے
زمین شعر اترے آسماں سے
پھر اپنی روح سے کاغذ بناؤں
قلم طوبیٰ کی شاخوں سے منگاؤں
مدد لوں قلب کی ضوپاشیوں سے
سجاؤں نو بہ نو نقاشیوں سے

وفورِ شوق سے پھر والہانہ
کروں عرض سلامِ عاشقانہ

اب سلام ملاحظہ فرمایئے۔ اس سے آپ کے دل کا زنگ دور ہو سکتا ہے۔

سلام اے معرفت کی مے کے ساقی
سلام اے جلوۂ انوارِ باقی
سلام اے دل کے اندر لینے والے
سلام اے سب حسینوں سے نرالے
سلام اے درد پیدا کرنے والے
سلام اے سب کو اپنا کرنے والے
سلام اے مونسِ اپنے غمزدوں کے
سلام اے مالک اچھوں اور بدوں کے
سلام اے جنتِ طیبہ کے باشی
سلام اے غمزۂ صد جلوہ پاشی

شیام سندر یاصرؔ کاشمیری

دنیا کو تم نے آکر پُر نور کر دیا ہے
اور ظلمتوں کو یک سر کافور کر دیا ہے
پیغامِ حق سنا کر مسرور کر دیا ہے
وحدت کی مے پلا کر مخمور کر دیا ہے
فاراں کی چوٹیوں پر وہ آفتاب چمکا
چشمِ فلک کو جس نے مسحور کر دیا ہے
غارِ حرا سے نکلیں وہ نور کی شعاعیں
تاریک وادیوں کو پُر نور کر دیا ہے
یثرب کی وادیوں کو باغِ ارم بنایا
فاراں کو جس نے رشکِ صد طور کر دیا ہے
یاصرؔ سے کیا رقم ہو وہ شان ہے تمہاری
جس نے گداگروں کو فغفور کر دیا ہے

ساحرؔ ہوشیارپوری

دھوم ہے سارے جہاں میں آپ کی گفتار کی
اک زمانہ معتقد ہے آپ کے کردار کا
دولتِ دنیا کی اس زردار کو خواہش نہیں
مل گیا جس کو خزانہ آپ کے دیدار کا

سارا عالم ہے منور آپؐ کے انوار سے
سارا عالم آئینہ ہے آپؐ کے انوار کا
ہے فرشتوں کو تمنا اس کی دربانی کریں
کس قدر اونچا ہے رتبہ آپؐ کے دربار کا
معجزے سے کم نہیں یہ بھی ساحر ہے غلام
اپنے آقا اپنے مولا احمدِ مختارؐ کا

سردار گوربخش سنگھ مخمورؔ جالندھری

پھیلا اُفق پہ نور رسالت مآبؐ کا
ہیبت سے منہ اُترنے لگا آفتاب کا
دی تو نے کفر زار میں توحید کی اذاں
بدلا ہے تو نے رنگ جہانِ خراب کا
تاروں میں روشنی ہے تو پھولوں میں تازگی
یہ وقت ہے ظہورِ رسالت مآبؐ کا
انوار عام ہیں درِ پاکِ رسولؐ کے
اس جلوہ گہ میں کام نہیں ہے حجاب کا
ظلمت کدوں میں ہیں سحرِ نو کی تابشیں
یہ فیض ہے ولادتِ ختمی مآبؐ کا
مخمورؔ کیفِ نورِ رسالت سے مست ہوں
سب جانتے ہیں میں نہیں خوگر شراب کا

روشن لال نعیم

حسرت ہے کہ دم نکلے درِ شاہِ عرب پر
مدفن ہو تہِ سایۂ دیوارِ مدینہ

طبیب آپؐ ہیں یا محمدؐ دلوں کے
ہم اس در کو دارالشفا دیکھتے ہیں

لالہ بیلی رام رام کشمیری

آپؐ وہ ہیں کبریا کے دل میں ہے گھر آپؐ کا
آپؐ اس کے پیارے ہیں اور وہ ہے دلبر آپؐ کا

رات ہو دن ہو سحر ہو شام ہو یا دوپہر
منتظر رہتا ہے سائل کے لئے در آپؐ کا

جو ہمارے پاس ہے وہ آپؐ کا ہے یا نبیؐ
جانِ شیریں آپؐ کی، دل آپؐ کا، سر آپؐ کا

نیرِ اعظم بنا ہر ذرہ ریگِ عرب
اے محمدؐ دیکھ کر روئے منور آپؐ کا

رامؔ کو چاہے زمانہ چھوڑ دے پرواہ نہیں
رامؔ سے لیکن نہ چھوٹے یا نبیؐ در آپؐ کا

منشی پیارے لال، رونقؔ دہلوی

قلم لاؤں پرِ جبریل بن کر شاخِ طوبیٰ سے
رقم ہو جب کہیں وصفِ رخِ انور محمدؐ کا
نہ پوچھو یہ سرِ عرشِ بریں کس شان سے پہنچے
شبِ معراج تھا کچھ اور کرّ و فر محمدؐ کا
نشان مخلوق کا ہوتا نہ بنتی یہ کبھی دُنیا
نہ آتا صورتِ انساں میں گر پیکر محمدؐ کا
یہ وہ ذاتِ مقدس ہے رسالت ختم ہے جن پر
ہُوا ہے اور نہ ہوگا اب کوئی ہمسر محمدؐ کا

تُو ہے محبوبِ خدا چاہنے والا تیرا ۔ مرتبہ سارے رسولوں میں ہے بالا تیرا
نُور سے تیرے منور ہوئے دونوں عالم ۔ نظر آتا ہے ہر اک سمت اجالا تیرا

برہم ناتھ قاصرؔ

یہ نکتہ ہویدا ہے "مَا یَنطِقُ" سے ۔ زبانِ خدا ہے زبانِ محمدؐ
کھلی "قابَ قوسین" سے یہ حقیقت ۔ مکانِ خدا ہے مکانِ محمدؐ
محمدؐ سے توحید کا راز پوچھو ۔ بیانِ خدا ہے بیانِ محمدؐ
رواں تھا، رواں ہے، رواں ہی رہیگا ۔ قیامت تلک کاروانِ محمدؐ
بہاراں بہاراں لطافت لطافت ۔ خوشا گلشنِ بے خزانِ محمدؐ

دتنی پٹیالوی

اے رسولُ اللہ! اے مُحسنِ علیٰ ۔۔۔ آپؐ نے ادنیٰ کو اعلیٰ کردیا
ہر طرف ہے آپؐ سے نور و ضیا ۔۔۔ آپؐ نے دل میں اُجالا کردیا
مجھ سے بے بس مجھ سے بے مقدور سے ۔۔۔ آپؐ کی توصیف ہو سکتی نہیں

پنڈت کشن نرائن حامی

ہو کس سے بیان منزلت و شانِ محمدؐ
ہے آپ خداوند ثنا خوانِ محمدؐ
عاصی تپشِ مہرِ قیامت سے ڈریں کیوں
کافی ہے انہیں سایۂ دامانِ محمدؐ
بخشیں مجھے توفیق اگر نعت کی حامی
بھولوں نہ کبھی عمر بھر احسانِ محمدؐ

پنڈت رام پرتاپ اکمل جالندھری

کیا شان ہے جنابِ رسالتمآبؐ کی ۔۔۔ نظریں جھکی ہوئی ہیں مہ و آفتاب کی
قرآنِ پاک اسکی صداقت پہ ہے گواہ ۔۔۔ تھی کن بلندیوں پہ رسائی جناب کی
اکمل کہیں مقامِ ادب ہاتھ سے نہ جائے
توصیف لکھ رہے ہیں رسالتمآبؐ کی

مہر لال ضیا فتح آبادی

اسلام کی تعلیم ہے فرمانِ محمدؐ
توحید کا نشہ ہے مئے عرفانِ محمدؐ
گھٹتی گئی کوتاہیِ چشم و دلِ انساں
بڑھتی ہی گئی شوکتِ دیں شانِ محمدؐ
لکھی گئی دنیا میں ضیا نورِ یقیں سے
انسان کی تاریخ بعنوانِ محمدؐ

رسالت درحقیقت جسم کا جاں سے تعلق ہے
کسی کو کس طرح انکار ہو تیری رسالت سے
یہ رازِ زندگی روشن کیا تو نے زمانے پر
کہ بنتا ہے مکمل آدمی حق کی عبادت سے

منشی بشیشور پرشاد منورؔ لکھنوی

بانیِ اسلام اے خورشیدِ تابانِ عرب
اے محمد مصطفیٰؐ جانِ عزّ و شانِ عرب
آپ کے پیغام کی بنیاد تھی الہام پر
اک نئی دنیا بسا ڈالی خدا کے نام پر

اسی سے ہے لقبِ پاک سرورِ کونینؐ
یہ عرش و فرش یہ کل کائنات آپؐ کی ہے
عرب کو جس نے بنایا جوابِ صد فردوس
بس ایک ذات ستودہ صفات آپؐ کی ہے

ستیہ پال آختر رضوانی

جمہور و مساوات کا پیغمبر ہے — آئینۂ حالات کا پیغمبر ہے
اے خطۂ بطحا و عرب کے باسی — تو کشف و کرامات کا پیغمبر ہے

ہم دیر نشیں بھی ہیں ترے مدح سرا
رہبر جو تجھے اہلِ حرم مانتے ہیں

شنکر لال ساقی سہارنپوری

تھی شبِ معراج میں سارے فلک پر چاندنی
نورِ محبوبِ خدا سے تھی منوّر چاندنی
عرش و کرسی پر کہاں تھا ماہ کا نام و نشاں
روئے احمدؐ چاند تھا تھی اس سے یکسر چاندنی
کیا کہوں جلوہ تھا کیا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
رہ گئی تھی دیکھ کر حیران و ششدر چاندنی

نردیو سنگھ اشک جالندھری

کیا کہوں کس قدر بالانشیں ہے آشیاں تیرا
فرازِ عرش پر دیکھا ہے اے سرورِ نشاں تیرا
اسے دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل ہیں دنیا میں
بنایا جس نے دل میں اے رسول اللہ مکاں تیرا

اگر کوئی تمنا ہے مرے دل میں نوائے آقا
دمِ آخر جبیں میری ہو سنگِ آستاں تیرا

- - -

کرشن لال موہن

معرفت کی روشنی کے فیض سے — تھا فرازِ عرش نامِ مصطفیٰؐ
اہلِ دنیا پر کھلا معراج سے — جلوۂ حسنِ تمامِ مصطفیٰؐ
کرتے ہیں اسکی عظمت کے سبب — برہمن بھی احترامِ مصطفیٰؐ
بے گماں اے کرشن موہن ثبت ہے — قلبِ گیتی پہ دوامِ مصطفیٰؐ

- - -

گوبردھن لال ادیب لکھنوی

السلام اے رہبرِ دنیا و دیں — السلام اے رحمۃً للعالمین
السلام اے فخرِ آدم السلام — السلام اے نازشِ روح الامیں
ہر قدم تیرا دلیلِ راہِ دوست — تذکرہ تیرا حدیثِ دلنشیں
ہے وہ دل آئینۂ صدق و صفا — جس میں ہو تیرا تصور جاگزیں

- - -

پرکاش ناتھ پرویز

مٹادی تیرگی قلب و نظر کی — تجلی پاش ہے جامِ محمدؐ
ہوا عرفانِ ہست و بود اس کو — سنا جس دل نے پیغامِ محمدؐ
دل و جاں کیوں نہ ہوں مرہونِ منت — دل و جاں میں ہے اکرامِ محمدؐ

- - -

لالہ مرلی دھر شادؔ

حسرت ہے یہ حضورؐ کے قدموں میں جان دوں
ارمان ہے کہ دیکھ لوں جلوہ حضورؐ کا
دل شاد و فیض یاب زیارت سے وہ بھی ہو
ہے جان و دل سے شادؔ بھی شیدا حضورؐ کا

سردار شیر سنگھ شمیمؔ

جنہیں ہو دیکھنا نورِ الٰہی وہ دیکھیں جلوۂ نورِ محمدؐ
شمیمؔ ایسا بشر بھی کوئی ہوگا نہ ہو جو شائقِ کوئے محمدؐ
مسلم ہوں خواہ غیر مذاہب کے آدمی سب پر شمیمؔ فرض ہے اطاعت رسول کی

پنڈت ہرجموہن زیبا

گلزارِ وحدت حضرت محمدؐ انوارِ رحمت حضرت محمدؐ
اللہ روحِ کون و مکاں ہے روحِ نبوت حضرت محمدؐ
چشم و چراغِ دنیا و عقبیٰ فخرِ شریعت حضرت محمدؐ

تیج ونت رائے ساحرؔ ستامی

کرتا تھا ہمیں بادۂ عرفاں سے تو سرشار تو نورِ صداقت کا تھا دنیا میں علمدار
تو تھا نہ کسی سے نہ کوئی تجھ سے تھا بیزار ایمان کا رہبر تھا تو اے پیکرِ انوار
کہتے ہیں تجھے شمعِ شبستانِ مدینہ

پنڈت ولارام رتن

آیا ہے لب پہ نام رسولِ کریمؐ کا
جلوہ تڑپ اٹھا ہے ریاضِ نعیم کا

وحدت کو ناز کیوں نہ ہو احمدؐ کی ذات پر
سمجھا یا جس نے رازِ الف لام میم کا

شاہد نہ ہو سکا کسی مشہود سے الگ
نورِ خدا ہے نورِ رسولِ کریمؐ کا

- - -

چمن لال چمن

وہ حُسن کا اک دیوتا
لولاک تھا جس کو کہا

وہ جس کے آنے کی خبر
دیتے تھے موسیٰ پیشتر

وہ حکمرانِ بحر و بر
سمجھے ہیں جس کو راہبر

حور و ملک جن و بشر

- - -

پیر سکھو دیال عاشق لکھنوی

سچ کہہ کہ ان آنکھوں سے کوئی اور بھی دیکھا
پایا ہے کسی اور نبی نے بھی یہ رتبہ

بتلا کہ سرِ عرشِ بریں ہے کوئی پہنچا
اللہ رے زینت تری اے عرشِ معلٰی

جھومر ہے ترا نقشِ کفِ پائے محمدؐ

- - -

لالہ تارا چند تارا

ہیں جہاں میں گو بظاہر مائلِ زنار ہم
دل سے ہیں مفتونِ حُسنِ احمدِ مختار ہم

اس تمنا میں ہیں دیدہ سدا رکھتے ہیں وا
شاہدِ مقصود کا دیکھیں کہیں دیدار ہم

خالِ رخسارِ نبیؐ کی کیا صفت تارا لکھے
کہہ نہیں سکتے ہیں ہرگز نافۂ تاتار ہم

- - -

جگن ناتھ کمال کرتار پوری

دنیا میں جب وہ ساعت اکرام آگئی
اپنی جگہ پہ گردش ایام آگئی

دن ڈھلتے ڈھلتے دھوپ لب بام آگئی
تفسیر والضحیٰ کیلئے شام آگئی

واللیل بھی شروع کہ خورشید چھپ گیا
چھپتا نہ کیوں کہ مہر رسالت کا وقت تھا

اس جھٹپٹے میں آنکھ ستاروں کی کھل گئی
آئی جو چاندنی تو سیاہی بھی گھل گئی

دنیا تمام اوس کے چھینٹوں سے دھل گئی
کل کائنات رت جگا کرنے پہ تل گئی

قدرت نے احترام یہ اس رات کا کیا
سرمہ بنا کے دیدہ و دل میں لگا دیا

جب آمد حضور کے آثار ہو گئے
نزدیک دور پر چہ و اخبار ہو گئے

جن و ملک سلام کو تیار ہو گئے
حاضر سبھی ثوابت و سیار ہو گئے

دست خدا نے کھول کے باب انقلاب کا
سورج کیا طلوع رسالت مآب کا

منشی لچھمن نرائن سنحا

دل میں گر عشق نبی ہو تو ہے انسان انسان
ورنہ کیا خاک پھر اس خاک کی تصویر میں ہے

جب سے ہے نام نبی نقش نگین دل پہ
فرش سے عرش تلک جو ہے مری تسخیر میں ہے

راجندر بہادر موج فتحگڑھی (شبِ معراج کی کیفیت یوں بیان کرتے ہیں)

نور ہی نور ہے تا عرشِ بریں آج کی رات
راستہ تکتے ہیں جبریلِ امیں آج کی رات

دیکھ کر عرش پہ محبوبِ خدا کی آمد
رک گئی گردشِ افلاک و زمیں آج کی رات

ایک لمحے میں سفر اور زمیں سے تا عرش
ایک انساں ہوا سدرہ نشیں آج کی رات

مذہب و قوم سے محدود نہیں فیضِ رسولؐ
جھک گئی سارے زمانے کی جبیں آج کی رات

لالہ دھرم پال گپتا

دفعتاً یہ دل مثالِ غنچہ و گل کھل اٹھا
جب وفورِ یاس و غم میں آ گئی یادِ رسولؐ

کل بھی یہ چھائی ہوئی تھی جان و دل پہ سر بسر
اور رگ رگ میں بسی ہے آج بھی یادِ رسولؐ

اس سے پہلے بزمِ ہستی گویا تھی اک ظلمت کدہ
دے گئی ہے شمعِ دل کو روشنی یادِ رسولؐ

لال چند فلک

نغمۂ وحدتِ حق دہر میں گایا تو نے
کملی والے یہ عجب گیت سنایا تو نے

باہمی نفرت و کینہ تھا وطیرہ جن کا
انس و الفت کا سبق ان کو پڑھایا تو نے

کر دیا ایک شہنشاہ و گدا کا رتبہ
اونچ اور نیچ کا سب فرق مٹایا تو نے

لالہ چندی پرشاد شیدا دہلوی

ابرِ رحمت ریز بن کر کون تھا جلوہ فگن
کھل گیا اک دشتِ خارستان میں وحدت کا چمن

ہو گئی شانِ مقدس ہر طرف وہ جوش زن
بن گئے ریگِ رواں کے ذرے رشکِ یاسمن
پیش کی وہ سامنے ہر اک کے صورت نور کی
نعرۂ اللہ اکبر سے فضا معمور کی

بقولِ ناقدؔ دہلوی

دیدۂ تر خونِ دل شامل ہے کیوں آنسو میں ہے
جب تشفی کے لیے یادِ نبیؐ پہلو میں ہے
الفتِ حضرتؐ کا ناقدؔ ایک ادنیٰ ہے یہ وصف
یہ کمالِ نعت گوئی اور پھر اردو میں ہے

سوامی ترمل امرتسری

رفاہِ عام ہی تو انتہا جبکہ نصب العین
نعب کیوں نہ خیر الانام ہو جائے
بھگوِ انداس بھگوان
شانِ معراج سے بس یہ عقدہ کھلا
ہر کز عشق ہیں خاتم الانبیاءؐ
لانبی بعدی، قولِ محبوبِ حق
ورد انکا ہے بھگوان صبح و مسا

کیا درس مساوات دیا نوعِ بشر کو ۔ اترے گا نہ سر سے کبھی احسانِ محمدؐ
معراج کی شب کون تھا مہمان خدا کا ۔ اللہ رے یہ مرتبہ یہ شانِ محمدؐ
یہ ذاتِ مقدس تو ہر انسان کی ہے محبوب ۔ مسلم ہی نہیں بستہ دامانِ محمدؐ

عرشی صہبائی

یہ قرآنِ مقدس سے ہے ظاہر — خدا نے خود پیمبر کی ثنا کی
چلاؤ ذکر یہ محفل میں کس کا — کہ ہر سُو گونج ہے صلِّ علیٰ کی

سادھو رام آرزو سہارنپوری

ہے صبحِ ازل صورتِ خندانِ محمدؐ — اور شامِ ابد زلف پریشانِ محمدؐ
اے آرزو بخشیگا خدا حشر میں مجھ کو — ہندو ہوں مگر ہوں میں ثنا خوانِ محمدؐ

گوری پرشاد ہمدم

کیوں نہ ہو فخر یہ توقیر ہے کیا کم ہمدم — بخش دی نعت کی جاگیر نبیؐ نے مجھ کو

بالو برج گوپی ناتھ بیکل امرت سری

تیرے دم سے ہو گئیں تاریکیاں سب منتشر
پا گئی راحت تیرے آنے سے چشمِ منتظر
کیوں نہ ہم بھی اس جہاں کا پیشوا مانیں تجھے
کیوں نہ راہِ حق میں اپنا رہنما مانیں تجھے

سرداری لال نشتر میرٹھی

جنابِ محمدؐ شہِ انبیاء تھے — مگر دستگیرِ امیر و گدا تھے
گناہوں کے جس وقت طوفاں بپا تھے — وہی کشتیٔ دہر کے ناخدا تھے
ہدایت کا دنیا میں پیغام لائے — وہ شمعِ تجلائے اسلام لائے
پیمبر یہ قدرت کسی کو کہاں تھی — زبانِ محمدؐ زبانِ خدا تھی

رام سروپ شیدا

تیری الفاظ و معانی سے ہے بالاتر ثنا — شان میں تیری کہا شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ

بھیجتی خلقِ خدا ہے تجھ پہ یوں ہر دم سلام

آپکے الطاف کے شیدا ہیں یاں ہیں خاص و عام — آپ ہی کا نام دنیا میں ہوا خیر الانام

ہے زمانے میں رواں یوں آپ کا سکہ مدام

رگھو نندن راؤ جذب

لکھتا ہوں ثنائے رُخ نیکوئے محمدؐ — ہے روکش خورشید فلک روئے محمدؐ

اس جذبِ دلِ افگار کو رویا ہیں کسی شب — یارب تو دکھا دے رُخِ نیکوئے محمدؐ

- - -

گوبند پرشاد فضا

محمدؐ رہنمائے انس و جاں ہے — رسولِ کبریائے دو جہاں ہے

لقب ہے سیدِ کونین ذی شاں — خدا قرآں میں ہے، اس کا ثنا خواں

جہاں میں زینتِ آدم اس سے — بنائے دینِ حق محکم ہے اس سے

- - -

گنیش لال خستہ دہلوی

کاشفِ اسرارِ وحدت یا محمدؐ مصطفٰےؐ! — آن کر تو نے عرب کا پار بیڑا کر دیا

ہادیٔ برحق کہوں یا تجھ کو نورِ معرفت — بادۂ وحدت کا سمجھوں تجھ کو سچا رہنما

ناز ہے اہلِ عرب ہی کو نہ تیری ذات پر

حشر تک تجھ پہ کرے گا فخر سارا ایشیا

- - -

اودھے ناتھ نشتر لکھنوی

بنائے کن فکاں نورِ خدا کی بات کرتے ہیں
ادب کیساتھ ختم الانبیاء کی بات کرتے ہیں

مٹائیں ظلمتیں جس نے دکھائی راہِ حق جس نے
ہم اس نورِ خدا ، اس رہنما کی بات کرتے ہیں

سلام اس ذاتِ عالی پر، درود اس نورِ اقدس پر
پڑھو صلِ علیٰ ہم مصطفیٰ کی بات کرتے ہیں

وہ جس کے نور سے روشن ہیں یہ شام و سحر نشتر
اسی شمس الضحیٰ ، بدر الدجیٰ کی بات کرتے ہیں۔

چاند بہاری لال صبا جے پوری

اب مرا دامن نہیں دامنِ رحمت سے کم — آپڑی ہے اس پہ خاکِ آستانِ مصطفیٰ
تصور باندھ کر دل میں تمہارا یا رسول اللہ — خدا کا کر لیا ہم نے نظارا یا رسول اللہ
زمیں سے آ لگے خورشیدِ محشر میں تو کون کیا — ہے جن پر سایۂ دامن تمہارا یا رسول اللہ

ساتک رام سالک

جنت کی ہوس، خلد کی خواہش رہے پھر — اک بار جو قسمت مجھے دکھلائے مدینہ
چھپ جائیں مہ و مہر ابھی ابر کے اندر — برق اپنی تجلی کی جو دکھلائے مدینہ
سرمے کی طرح آنکھوں میں سالک میں لگاؤں — ہاتھ آئے جو خاکِ درِ مولائے مدینہ

منشی رام پرشاد

پرشاد ان کو جنت میں ملا جام طہور — تشنہ لب جو یاں سے بہرِ ساقیٔ کوثر چلے

کشوری پرشاد کشوری

قیامت کا منظر ہے میدانِ محشر — نگونسار بندے تمام آ رہے ہیں
شفاعت کو محشر میں اور سب کی — پیمبر علیہ السلام آ رہے ہیں

مدن لال ساحر

بیاں کیا ہو محمد مصطفیٰ کا — یہاں دم بند ہے عقلِ رسا کا
نظر جب آ گئے گیسوئے مشکیں — کھنچا آنکھوں میں نقشِ والضحیٰ کا
ہوئی ہے شان میں واللیل نازل -- — یہ ہے وصف آپ کی زلفِ دوتا کا
مدینے کی زمیں ہو اور ساحر
درِ والا پہ ہو مسکن گدا کا

پنڈت لچھمن داس شائق امرتسری

برحق کہا "خدا ہے" رسول کریم نے — اعجاز ہی کیا ہے رسول کریم نے
اللہ رے جناب کی ایمان فروزیاں -- — شائق بنا لیا ہے رسولِ کریم نے

پروفیسر آنند موہن گلزار دہلوی

پرتوِ حسنِ ذات آئے تھے — پیکرِ التفات آئے تھے
کذب اور کفر کے مٹانے کو — سرورِ کائنات آئے تھے

چرنجیو لال فانی

میں ہوں اے فانی گدائے مصطفےٰؐ اور اظہارِ عقیدت کیا کروں

جگن ناتھ پرشاد آنند

مدحِ حُسنِ مصطفےٰؐ ہے ایک بحرِ بیکراں

اس کے ساحل تک کوئی شیریں بیاں پہنچا نہیں

لالہ بہاری لال شانت

میں بھی ہوں تیرے در کا بھکاری مرے داتا۔ ہو چشمِ کرم مجھ پہ بھی سلطانِ مدینہ

پردیسی جی برہمچاری

پریم کی بنسی بجائی سیدِ ابرارؐ نے پاپ کی کایا مٹائی سیدِ ابرارؐ نے

پاپ میں ڈوبے تھے جو ان کو ڈبویا پریم میں

خوب ہی بگڑی بنائی سیدِ ابرارؐ نے

شریمتی لوادتی

کافور ہو گئی ہے مرے دل کی تیرگی شکرِ خدا کہ خواب سے بیدار ہو گئی

اخلاقِ احمدی نے ہے حیران کیا مجھے

لی۔ ڈی کنیزِ احمدِ مختار ہو گئی

رام پیاری لکھنوی

اے محمدؐ تم نے ذلت سے بچایا ہے ہمیں۔ پریم اور پریت کا رستہ بتایا ہے ہمیں

اے محمدؐ ہو ترا پیغام دنیا میں بلند

چاند سورج کی طرح چمکے زمانے میں دوچند

دعوتِ حق

آؤ گے تو پاؤ گے یاں نورِ حق جلوہ نما
دل کو تسکیں، روح کو ملتی ہے یاں آ کر ضیا

ہو گیا انساں اس کے فیض سے حق آشنا
اس نے آ کر آدمی کا بول بالا کر دیا

یہ خدائے پاک کا انساں پہ خاص انعام ہے
ہے یہی دینِ محمدؐ ہاں یہی اسلام ہے

سینکڑوں نہیں ہزاروں غیر مسلم شعراء نے حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں نظمیں اور دانشوروں نے مقالے لکھ کر ثابت کیا ہے۔ کہ اب صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی بنی نوع انسان کے ہادی اور نجات دہندہ ہیں۔ ہر وہ شخص جسے خدا نے دیکھنے والی آنکھیں عقلِ سلیم اور سوچنے سمجھنے والا دماغ دیا ہے۔ اسے اس حقیقت کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں۔

اے پادری! جیسا کہ آپ کو علم ہے تعصب کو چھوڑنے ہی سے قلب و ذہن پر حق آشکارا ہوا کرتا ہے۔ پس آپ تعصب کو چھوڑ دیں اور اسلام قبول کر لیں۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

———

حقیقتِ حال

عیسائیوں کی خاص توجہ کے لئے

ہمیں یہ افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ عیسائی اسلام پہ بار بار بے کار اور بے بنیاد اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ جب مسلمانوں کی جانب سے ان کا منہ توڑ جواب مدلل دیا جاتا ہے۔ پھر خاموش ہو جاتے ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اس کا پھر تکرار شروع کر دیتے ہیں وہ اہل اسلام کے جذبات کو بھڑکانے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل ملک کے امن و امان پر بھی اثر ڈال سکتا ہے۔ کیونکہ جو ملک اسلام کے نام پہ بنا ہو۔ تو اس ملک کے کچھ باشندے اسی مذہب کو مورد طعن و تشنیع بنانے سے دریغ نہ کریں تو یقیناً عوام الناس مشتعل ہو سکتے ہیں۔

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ۱۹۷۰ء میں عیسائیوں نے قرآن کریم پہ مبنی چودہ سوالات مسلمانوں پہ کئے جن سے انہوں نے حضرت مسیح کی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہ برتری ثابت کرنے کی بے سود اور مجرمانہ کوشش کی۔ اس سوالنامہ کا نام "حقائق قرآن" رکھا۔ اسے چھ بار چھاپا گیا۔ اسلامی مشن کو اس امر کا فخر حاصل ہے۔ کہ اس نے عیسائی رسالہ حقائق قرآن کا جواب بذریعہ "آئینہ حقائق قرآن" دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی خاموش ہو گئے۔

بعض پادریوں کی طبیعت میں اسلام سے دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے حضرت مسیح کے نام پہ ان پڑھ اور نیم خواندہ پیروؤں کو بہکانا اور مسلمانوں کو گمراہ کرنا انہوں نے اپنا دستور العمل بنایا ہوا ہے۔ انہوں نے اس سال ایک نئے پیرایہ میں انہی سوالات کو ایک رسالہ جس کا نام "مسیح کی شان از روئے قرآن" رکھا گیا ہے۔ شائع کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر کسی کو شوق ہو تو اس کا مفصل جواب ہماری کتاب "آئینہ حقائق قرآن" کا مطالعہ کرے۔ رسالہ ہذا میں بھی اس کا جواب شافی اور کافی دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کا نام "بے مثل نبی" رکھا ہے۔ اس کا غور سے مطالعہ کیجئے۔ پھر نتیجہ نکالئے۔

ہم صرف یہ بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ جو آیاتِ قرآن کریم عیسائی پیش کرتے ہیں۔ ان کے سیاق و سباق کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ان کی بد دیانتی اور خبثِ باطنی کا اظہار ہے۔ ان آیات کے ساتھ ذیل کی آیاتِ مقدسہ کا مطالعہ انہیں کرنا چاہیئے۔ تاکہ حقیقتِ حال واضح ہو جائے۔ پھر پتہ چلے گا کہ فضیلت کس کو حاصل ہے؟

پادری نے زیادہ تر حوالہ جات سورۂ المائدہ سے لئے ہیں۔ اس لئے پہلے اسی مقدس سورت سے حذف کردہ حصص پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) سوائے پیغمبر ہونے کے مریم کا بیٹا اور کچھ نہ تھا۔ اس سے پہلے کئی پیغمبر گزرے اور اس کی والدہ خدا کی سچی پرستار تھیں اور دونوں

ماں بیٹا کھانا کھاتے تھے۔ اب دیکھو کس طرح کھول کھول کر ان غلط کاروں کے لئے خدا کے احکامات پیش کئے جاتے تھے۔ لیکن وہ ہیں کہ بھٹکتے ہی جاتے ہیں۔" (القرآن المائدہ)

اے پادری! ابھی وقت ہے کہ آپ اس جرم عظیم سے توبہ کریں۔ جو آپ کو حضرت عیسیٰ کو خدا ماننے پر اکسا رہا ہے۔ جو چیز مادی ہے۔ وہ کسی رنگ میں بھی خالق نہیں ہو سکتی۔ جو کھائے پئے اور پھر بقول اناجیل سولی پر چڑھایا جائے وہاں وہ مر جائے اور پھر دفنا دیا جائے۔ تین دن قبر میں رہے۔ وہ خدا کس طرح ہو سکتا ہے۔ غور کرو۔ اس سورت میں آیا ہے۔ "اعلان فرما دیجئے (ان کفار عیسائیوں کے سامنے) کہ تم عبادت کرتے ہو۔ ایک اللہ کے سوا دوسروں کی جو تمہارے نفع و نقصان پہ قدرت نہیں رکھتے۔ اور وہی خدا سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایذائیں اٹھانا پڑیں۔ کیا وہ خدا کے شایان شان ہو سکتی ہیں۔ بقول بائبل کے شارحین کے "جو آدمی سولی پر چڑھایا جائے وہ مردود ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا تصور جو آپ نے انجیل کے ذریعہ پیش کیا۔ اسے پڑھ کر کوئی سلیم الطبع شخص ایسے بے چارے مظلوم کو خدا نہیں مان سکتا۔ جو خود کو نہ بچا سکے۔ وہ کسی کو کیا بچائے گا؟
پادری قرآن کریم کا صرف وہ حصہ پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں جو حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ محترمہ مریمؑ کی صفائی کے لئے قرآن نے

نے پیش کیا۔ اگر آپ اس صفائی والے حصے کو مانتے ہیں تو باقی حصہ پر بھی
ان لے آیئے۔ اگر آپ ایسا کریں۔ تو اہلِ پاکستان امن اور چین کا
انس لیں۔

حضرت مریمؑ کا ذکر قرآن کریم میں اس لئے نہیں آیا۔ کہ ان کی فضیلت
بیان کی جائے۔ بلکہ اس لئے آیا ہے کہ یہودی جو ان پہ بدکاری کا الزام لگاتے
تھے۔ اس کی تردید کی جائے۔ انہیں صدیقہ کہا گیا۔ تاکہ ان کے معاندین
کو علم ہو جائے۔ کہ جو کچھ وہ کہتے تھیں۔ بالکل سچ ہے اور اس زمانہ کی عورتوں
میں سے انہیں برتر کہا گیا۔ تاکہ ان کی عزت ہو اور کوئی مخالف ان کی رسوائی
نہ کرے۔

اسی سورۃ المائدہ کے سولھویں رکوع میں قیامت کا نقشہ پیش کیا گیا
ہے۔ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ سے مخاطب ہو کر فرمائے گا۔

"اے عیسیٰ بیٹے مریم کے۔ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا
کہ مجھ (عیسیٰ) اور میری والدہ (مریمؑ) کو خدا کے سوا کارساز اور
حاجت روا مانو؟"

اس پر حضرت عیسیٰؑ پکار اٹھیں گے۔ "اے ذات پاک یہ مجھ
سے کسطرح ہو سکتا تھا۔ کہ میں ایسی بات کہوں۔ جس کا مجھے
حق نہیں پہنچتا۔ اور اگر میں نے کوئی ایسی حقیقت سے دور بات
کہی ہوتی۔ تو یقیناً تجھے (خدا کو) اس کا علم ہوتا؟
میں نے ان سے کچھ نہیں کہا۔ سوائے اس کے جو مجھے حکم ملا

اور وہ یہی تھا کہ خدائے واحد کی پرستش کرو۔ جو میرا اور تمام انسانوں کا پالنے والا ہے۔ اور اس پر تو گواہ ہے۔ جب تک میں ان میں رہا۔ میں نے یہی پیغام پہنچایا۔ اور جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو پھر تو ہی ان کا نگہبان رہا۔ اور تو ہر چیز کی خبر رکھتا ہے"!

(۵) "انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور مشائخ کو رب بنا رکھا ہے اور مسیحؑ ابن مریم کو بھی۔ حالانکہ ان کو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ فقط ایک معبودِ برحق (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کریں۔ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ان کے شرک سے پاک ہے"

قرآن کریم میں سختی سے تثلیث کی ممانعت

اے اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ مت کرو۔ اور اللہ کے متعلق سوائے حق کے کچھ نہ کہو۔ تحقیق مریم کا بیٹا (عیسیٰ ابن مریم مسیحؑ) اللہ کا محض ایک رسول تھا۔ اور اس کا کلمہ (حکم تھا) جو مریم کی طرف ڈالا گیا۔ (بھیجا گیا) اور اس (اللہ) کیطرف سے روح تھا۔ پس اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسولوں پر اور تین (خدا) مت کہو۔ اس (تین کہنے سے) باز آجاؤ۔ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اللہ ہی فقط ایک خدا ہے اس کی شان سے یہ بعید ہے کہ اس کے کوئی بیٹا ہو۔ جو کچھ زمین و آسمانوں میں ہے۔ اس کا ہے اللہ ہی کارساز اور کافی ہے (سورہ النساء آیت ۱۷۱-۱۷۲)

خلاصہ کلام

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ فضیلت کا مطلب یہ ہے کہ ہر نبی کو کسی نہ کسی عظیم نشان سے مشرف کیا گیا۔ جو کہ اس زمانے کے حالات کے مطابق ہوتا تھا۔ حضرت ابراھیم علیہ السّلام کے لئے آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور گلزار بنا دیا۔ حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے لئے ان کا عصائے مبارک اژدھا بن جاتا تھا۔ اور آپ کا دستِ مبارک چراغ کی طرح روشن ہو جاتا تھا۔

حضرت یوسف علیہ السّلام کو تعبیرِ خواب کا علم عنایت ہوا۔ ان کو قید میں ڈلوایا۔ پھر رہا کر کے حکومت میں شریک کر دیا۔

حضرت یونس علیہ السّلام کو مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھ کر زندہ سلامت باہر نکلوا دیا گیا۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام کا تخت اقدس ہوا میں اڑتا تھا۔

حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دم سے بیمار چنگے ہو جاتے تھے

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب رسولوں سے زیادہ رفیع الشان نشان عطا کئے۔

(۱) چونکہ آپ کے دور میں عرب میں فصاحت و بلاغت کا بڑا زور تھا۔ بعض عرب شعراء کعبۃ اللہ پر اپنا قصیدہ لکھ کر لٹکا دیتے تھے اور اعلان کر دیتے تھے۔ کہ کوئی شاعر یا ادیب ہے جو ایسا قصیدہ لکھ کر پیش کرے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے

ان کے ایسے دعووں کے بطلان گئے اور تمام دنیا کو حیران کر دینے کے
لیے اپنے امی نبی کو زندہ جاوید معجزہ دیا جو کہ چودہ سو سال سے من و عن
اسی طرح قائم و دائم ہے۔ ایک نقطہ کا فرق اس میں نہیں آیا۔ اور
نہ آئے گا۔ اس کے ساتھ قرآن کریم کے شروع میں اعلان کیا گیا۔
کہ یہ خاص کتاب ہے۔ جس کی کوئی نظیر نہیں۔ اور اس حقیقت میں کوئی
شک و شبہ نہیں۔

کسی اور مذہب کی کتاب نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ اگر کیا ہے
تو پیش کیجیے پھر قرآن میں چند بار للکارا گیا کہ اگر کسی میں جرأت
ہے تو اس قرآن ایسی چند آیات یا سورتیں بنا کر لے آؤ آج تک
یہ دعوے قائم ہے۔ مگر اب تک کسی کو جرأت نہیں ہوئی
کہ اس کو قبول کرے۔

اس کے برخلاف ہر دوسری مذہبی کتاب تحریف کی شکار ہو چکی
ہے۔ اور عیسائیوں نے تو حد کر دی کہ جب چاہا اناجیل کی عبارت کو
تبدیل کر دیا حتے کہ اصل انجیل جو عبرانی زبان میں تھی ناپید ہو گئی۔

قرآن مجید ایسا معجزہ اور کسی نبی کو عطا نہیں ہوا۔ اس وقت
سے آج تک دنیا کے فصحا اور بلغاء اس کی نظیر لانے سے عاجز
آ گئے اور کہہ اٹھے

مَا هٰذَا كَلَامُ الْبَشَر

(ب) آپ کو چشم زدن میں تمام آسمانوں۔ عرش معلےٰ بہشت دوزخ

کی سیر کرائی گئی ۔ یہ معراج شریف کا واقعہ ہے ۔

(ج) حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام قوموں اور تمام ملکوں کے لئے عالم گیر نبی بنایا گیا ۔ باقی تمام انبیاء کو خاص خاص جماعتوں اور خاص اقوام کے لئے مبعوث کیا گیا ۔ یہ شان کسی اور نبی کو نصیب نہ ہوئی ۔

(د) آپ کو درخت اور پتھر سلام کرتے تھے

(ہ) سنگریزے آپ کے دست مبارک میں گویا ہوئے ۔ اور کلمہ شہادت پڑھا ۔

(۶) آپؐ کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ۔ یہ بے نظیر معجزہ ہے جس کی مثال نہیں ۔

(۷) جانور از قسم اونٹ ۔ گوہ ۔ ہرن آپؐ سے ہم کلام ہوئے ۔

(۸) آپؐ کے لب دہن لگانے سے بیمار تندرست ہوئے اور کوئیں (جو خشک تھے) لبالب پانی سے بھر گئے

(۹) آپؐ کی انگلیوں سے صاف پانی نکلا

(۱۰) آپؐ کی دعا سے تھوڑا سا کھانا سینکڑوں ہزاروں اشخاص کے لئے کافی ہوا ۔

(۱۱) آپؐ کے فراق میں خشک لکڑی کا ستون (حنانہ) بچوں کی طرح رونے لگا ۔

آپؐ کے جسم سے ایسی قدرتی خوشبو آتی تھی ۔ کہ حلقہ بگوش عشاقان

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نہ تھا نہ ہے نہ ہوگا۔

حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰؑ، ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آگ کی چتا میں گرایا گیا۔ وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ آپ زندہ سلامت نکل آئے۔

اسی طرح مکہ کے کافروں نے بہت سے مسلح جوانوں کو جو کہ تلواریں لئے ہوئے تھے۔ آپ کے گھر کا محاصرہ کرنے کے لئے مقرر کیا۔ اور یہ ہدایت کی۔ کہ جب آپ گھر سے باہر نکلیں۔ آپ کو قتل کر دیا جائے۔ مگر ملاحظہ ہو کہ یہ چاق و چوبند جوان، آگ کی طرح چمکتی ہوئی تلواریں لئے کھڑے تھے۔ اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتے اور ان کی طرف پھونکیں مارتے ہوئے صحیح سلامت نکل گئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا اڑائے پھرتی تھی۔ اور وہ تخت آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ہی اڑ سکتا تھا۔ مگر آپ کو براق پہ سوار کرا کر ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی گئی اور عرشِ معلیٰ تک پہنچایا گیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے زمانے کے خوب صورت ترین انسان تھے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ خوب صورت تھے۔ چنانچہ ایک صحابی بیان فرماتے

ہیں کہ ایک رات وہ مسجد نبویؐ میں گئے۔ رسول کریمؐ سرخ رنگ کا جامہ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ چاند آسمان پر جلوہ فگن تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں چاند کو دیکھتا تھا اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا تھا۔ تو مجھے معلوم ہوتا تھا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ مبارک چاند سے بھی زیادہ منور تھا۔

حضرت یوسف علیہ السّلام کو شاہِ مصر نے کئی سال قید میں رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں نے تین سال تک شعب ابو طالب نامی گھاٹی میں مع تمام خاندان کے قید رکھا۔ اور آپؐ اور آپؐ کے خاندان کا مقاطعہ کیا گیا۔ اور ایک عہد نامہ لکھ کر کعبہ پر لٹکا دیا گیا۔ حتےٰ کہ اس عہد نامہ کو دیمک نے چاٹ کر ختم کر دیا اس طرح تین سال گذر گئے۔ پھر آپؐ اور آپؐ کا خاندان آزاد ہوئے۔ آپؐ کو خوابوں کی تعبیر بیان کرنے میں کمال حاصل تھا۔ چنانچہ آپؐ کے اصحاب خواب سناتے آپؐ فوراً اس کی تعبیر بیان فرما دیتے۔

حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں کچھ عرصہ رہنا پڑا۔ آنحضرتؐ اور آپؐ کے جاں نثار دوست حضرت ابو بکر صدیقؓ دونوں کو غارِ ثور میں تین راتیں کاٹنی پڑیں۔ غار کے منہ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکڑی نے جالا تن دیا۔ اور ایک کبوتری نے انڈے دے دیئے کافر وہاں پہنچ گئے۔ صدیق اکبرؓ کو فکر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فکر مت کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے

کافر مکڑی کا جالا دیکھ کر کہ وہ اسی طرح قائم ہے۔ وہاں سے چلے گئے۔ اسی واقعہ کے لئے ایک مشہور انگریز مورخ گبن لکھتا ہے

"کہ مکڑی کے جالے اور کبوتر کے انڈوں نے دنیا کی تاریخ کو تبدیل کر دیا۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصائے مبارک اژدہا بن گیا۔ اور فرعون کے جمع کردہ جادوگروں کے تمام سوانگوں کو ہڑپ کر گیا۔

جنگِ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکروں کی ایک مٹھی بھر کر کافروں کی طرف پھینکی۔ وہ اس وقت کے لئے نابینا ہو گئے۔ قرآن میں آتا ہے۔ جب تم نے کنکریں پھینکیں۔ وہ تم نے نہیں بلکہ اللہ تعالٰی نے پھینکیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یونانی حکماء اور ان کی حکمت کا بہت زور شور تھا۔ اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیماروں کو تندرست کر دینے کی قدرت عطا کی۔ خدا کے حکم سے وہ بیماروں کو شفایاب کر دیتے تھے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ قدرت عطا کی گئی کہ جب چاہیں۔ خدا کے نام سے مریضوں کو صحت یاب کر دیں۔ قرآن کریم کو بھی اسی لئے شفا کہا گیا کہ اس کی آیات میں شفا رکھی گئی ہے۔ بلکہ سب سے پہلی سورت کا ایک نام سورۂ شفا بھی ہے۔

جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے دوران غارِ ثور میں

قیام فرمایا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں کو سانپ نے ڈس لیا۔ آپؐ نے اس مقام پہ اپنا لب مبارک لگا دیا۔ وہ پاؤں ٹھیک ہو گیا فتح خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آشوب چشم میں مبتلا تھے آپؐ نے ان کی آنکھوں پہ اپنا لب لگایا اور ان کی آنکھوں کا دکھ درد ختم ہو گیا۔ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ آپؐ کے دعا کرنے، پھونک مارنے اور ہاتھ پھیر دینے سے مریض تندرست ہو جاتے تھے۔

دوسرا اعجاز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ ہے کہ کبھی کبھار مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ اور ایسا وہ خدا کے حکم سے کرتے تھے۔ اپنی مرضی سے اگر وہ مردہ زندہ کر سکتے تو پھر بقول اناجیل جب انہیں صلیب پر چڑھانے لگے تو انہوں نے "ایلی ایلی لما شبقتنی" (اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) اور موت کا پیالہ ہٹانے کو کیوں خداوند تعالیٰ کو پکارا۔ کیوں نہ اپنے آپ کو زندہ رکھ سکے۔ اور صلیب پر بے کسی اور حسرت و یاس میں جان دے دی۔ اگر وہ خدا تھے اور مردہ اپنی مرضی سے زندہ کرتے تھے تو پھر اپنے آپ کو کیوں نہ بچا لیا۔ یہ غور کا مقام ہے۔ ذرا سوچئے تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتار دیجئے۔ ورنہ پچھتاؤ گے۔ کل کو قیامت کے دن پرسش ہوگی۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار روحانی مُردوں کو زندہ کیا۔ وہ لوگ جو روحانی طور پر ختم ہو چکے تھے۔ اور حیوانوں کی طرح زندگی

بسر کرتے تھے۔ ان کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم راہِ راست پہ لے آئے پھر وہ فرشتہ سیرت بن کر اعلیٰ درجہ کے صحیح معنوں میں انسان بن گئے۔ جسمانی مُردوں کا زندہ کرنا اس کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ جسمانی مُردوں کو تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بھی زندہ کر دیتے تھے۔ اس سلسلہ میں حضرت عبدالقادر جیلانی کی مثال مشہور ہے۔ انہوں نے مردوں کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح کئی اور اولیاء کرام ہوئے ہیں جنہوں نے مُردوں کو زندہ کیا۔

لوگو اسلام کو اپناؤ یہ ہے نورِ حیات
دین کامل ہے یہی اور یہی راہِ نجات

نجات محض اسلام میں

اس لئے کہ:

۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین ہونے کا شرف بخشا۔

۲۔ ان کو تمام دنیا اور تمام انسانوں کے لئے نبی مبعوث کیا گیا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر اسلام کو مکمل کر دیا۔ اپنی نعمت کو تمام کر دیا نبوت کو ختم کر دیا

۴۔ اللہ کے نزدیک محض اسلام ہی دین قائم رکھا گیا۔ باقی تمام ختم کر دیئے

۵۔ اسلام تمام پیغمبروں اور رسولوں پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے،

۶- اسلام نے رنگ، نسل اور ملک کی تمیز ختم کر دی۔ انسان کو اصل مقام بخشا۔
۷- اسلام کے ذریعے تمام دنیا کے انسانوں کو ایک بھائی چارہ میں منسلک کیا گیا۔ یعنی تمام مسلمان بھائی بھائی ہو گئے۔ کالے گورے۔ پیلے کی تمیز ملیامیٹ کر دی۔ اس لئے اسلام عالمگیر مذہب قرار پایا۔
۸- اسلام دنیا میں مکمل امن وامان، آشتی وصلح کا دعوے دار ہے۔ جارحیت اور فتنہ فساد کا سخت مخالف ہے۔
9- اسلام بھوک اور ننگ کا علاج ہے۔ کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ کہ کسی مسلمان کے پڑوس میں کوئی شخص بھوکا پیاسا نہ رہے۔
۱۰- قیامت کے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام لوگوں کے لئے اللہ کے حضور شفاعت کرنے والے ہوں گے اور کسی نبی کو یہ اختیار نہیں دیا گیا۔

اگر آپ کل عالم میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں اور آخرت میں نجات کے طالب ہیں

تو فوراً اسلام کے حلقہ میں شامل ہو جائیں

ع: محمدؐ کی یہ محفل ہے اب آئے جس کا جی چاہے!

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

تبلیغی کتب

نام کتاب	قیمت
انجیل برنباس	۱۵-
الجہاد فی الاسلام	۳-
توحید و تثلیث	۴-۰
ہم مسلمان کیوں ہوئے	۳-
الوہیت مسیح (ترمیم شدہ)	۴-۰
اسلام کی خصوصیات	۳-۰
قرآن مجید اور انجیل جدید	۲-۰
بحضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۶-۰
آئینہ حقائق قرآن	۳-۰
ہمارا کردار قرآن کی روشنی میں	۳-۰
حقیقت عیسائیت	۴-۰
مبلغِ اعظم	۴-۰
جرم ارتداد	۶-۰
ناسخ منسوخ	۴-۰
اعلائے کلمۃ الحق	۳-

نام کتاب	قیمت
حقیقت قادیانیت	۴-۰
اسلام اور کمیونزم	۲-
بعثت محمدؐ (بائبل کی روشنی میں)	۲-۰
امت مسلمہ	۶-۰
حضرت مسیحؑ (انجیل کے آئینہ میں)	۲-۰
حضرت محمدؐ (بائبل کی نظر میں)	۲-۰
برنباس (انگریزی)	۵-۰
ہندومت	۲-۰
شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۲-۰
گرو نانک جی اور سکھ مت	۳-۰
ایک انگریز کرنل کا قبول اسلام	۲-۰
مسلمان بچوں کی تعلیم	۲-۰
عشاقِ رسولؐ (دورِ صدیق اکبرؓ)	۶-۰
تاریخ سکھ مت	۶-۰
بے مثل نبیؐ	۵-۰

اے لوگو!

کیا آپ جانتے ہیں کہ چودہ سو سال ہوئے۔ دین مکمل ہو گیا۔
خداوند تعالیٰ کا آخری پیغام بنی نوع انسان کے نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے آچکا

آخری پیغام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ

"نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے رسول ہیں"

اس کے بعد نہ کوئی خدائی حکم آیا نہ آئندہ آئیگا۔ پیغمبروں اور رسولوں کا سلسلہ بھی بالکل بند ہو گیا۔ یہ پیغام تمام وقتوں، تمام قوموں تمام لوگوں الغرض تمام دنیا کے نام تھا

"اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا" (القرآن)

"اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کیلئے پیغمبر بنا کر بھیجا" (السبا)

برخلاف اس کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیغام صرف بنی اسرائیل کے نام تھا۔ "غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا" (متی ۵/۱۰)

"اس مسیح نے جواب میں کہا کہ میں بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا" (متی : ۲۴/۱۵)

خبردار

جس مرد یا عورت نے اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام کو ماننے سے انکار کر دیا اسکا ٹھکانا آگ میں ہو گا۔ اور اس پیغام پر ایمان لانیوالا مسلمان جنت میں جائے گا۔

مسلمان کا ایمان ضامن امن و امان

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

مقامِ مصطفیٰ ادراکِ انساں سے بھی بالا ہے

محمد مصطفیٰ اصلِ علیٰ محبوبِ یزداں ہیں
محمد مصطفیٰ اصلِ علیٰ تکمیلِ ایماں ہیں

محمد مصطفیٰ جانِ تمنا شانِ رحمت ہیں
محمد مصطفیٰ زینت و تاجِ رسالت ہیں

محمد مصطفیٰ ہی مرکزِ ایقان و ایماں ہیں
محمد مصطفیٰ ہی مظہرِ انوارِ یزداں ہیں

وہی جن کی فضیلت کا نشاں اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر
وہی آخری بعثت ہے جن کی عز و شان کا مظہر

جو آئے اس جہاں میں رحمۃ للعالمین ہو کر
امامِ اولیں ہو کر رسولِ آخریں ہو کر

مقام ان کا حدِ ادراکِ انساں سے بھی بالا ہے
وہ نورِ اولیں جس سے دو عالم میں اُجالا ہے

مقامِ قابَ قوسین انکے قربِ حق کی منزل ہے
وہی دل جنکا اسرارِ خداوندی کا حامل ہے

کہا کرتے تھے بیگانے بھی صادق اور امیں جن کو
وہی پہنچے تھے لیکر عرش پر روح الامیں جن کو

وہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَا ہے تکمیلِ دیں جس پر
سراپا لطف و رحمت تھے خدا کی شان کے مظہر

وہی جن کی اطاعت حق عبادت ہے
وہ اسمِ پاک جن کا قلبِ مومن کی عبادت ہے

وہ جن کی یاد نے قلبِ حزیں کو زندگی بخشی
جہاں کو نور روحِ عشق کو تابندگی بخشی

میں ان کے در پہ استغفارِ جرم و عصیاں لے کر آیا ہوں
تمنائے عطا و عفو و احساں لے کر آیا ہوں

میرے آقا مرا دل نور و جذب و سوز سے بھر دے
مرے قلب و نظر کو حکمت و عرفاں عطا کر دے

— × —